



This is a digital copy of a book that was preserved for generations on library shelves before it was carefully scanned by Google as part of a project to make the world's books discoverable online.

It has survived long enough for the copyright to expire and the book to enter the public domain. A public domain book is one that was never subject to copyright or whose legal copyright term has expired. Whether a book is in the public domain may vary country to country. Public domain books are our gateways to the past, representing a wealth of history, culture and knowledge that's often difficult to discover.

Marks, notations and other marginalia present in the original volume will appear in this file - a reminder of this book's long journey from the publisher to a library and finally to you.

Usage guidelines

Google is proud to partner with libraries to digitize public domain materials and make them widely accessible. Public domain books belong to the public and we are merely their custodians. Nevertheless, this work is expensive, so in order to keep providing this resource, we have taken steps to prevent abuse by commercial parties, including placing technical restrictions on automated querying.

We also ask that you:

- + *Make non-commercial use of the files* We designed Google Book Search for use by individuals, and we request that you use these files for personal, non-commercial purposes.
- + *Refrain from automated querying* Do not send automated queries of any sort to Google's system: If you are conducting research on machine translation, optical character recognition or other areas where access to a large amount of text is helpful, please contact us. We encourage the use of public domain materials for these purposes and may be able to help.
- + *Maintain attribution* The Google "watermark" you see on each file is essential for informing people about this project and helping them find additional materials through Google Book Search. Please do not remove it.
- + *Keep it legal* Whatever your use, remember that you are responsible for ensuring that what you are doing is legal. Do not assume that just because we believe a book is in the public domain for users in the United States, that the work is also in the public domain for users in other countries. Whether a book is still in copyright varies from country to country, and we can't offer guidance on whether any specific use of any specific book is allowed. Please do not assume that a book's appearance in Google Book Search means it can be used in any manner anywhere in the world. Copyright infringement liability can be quite severe.

About Google Book Search

Google's mission is to organize the world's information and to make it universally accessible and useful. Google Book Search helps readers discover the world's books while helping authors and publishers reach new audiences. You can search through the full text of this book on the web at <http://books.google.com/>

PRINCETON UNIVERSITY LIBRARY PAIR>



32101 020745319

Avicenna

Tafsir surat al-ikhlas

تفسير سورة الاخلاص

لشيخ الرئيس أبي علي الحسين بن عبد الله الشيرازي

بأمر سيده مع الترجمة والمحوashi الفائقة

الشاقة السنية اليهية للعالم النبيل

والفاضل الجليل مولانا أبي القاسم

محمد عبد الرحمن سلمه المنار المذكور بالمدسة الدهلوية

المسومة بقاسم العلوم اقامها لاقامة دينه القوي

خبره و باطله ممکن خبری است
 اندر مرتعبا الابرار و احب
 ایشان علی بن الحنفیه چون
 ملاطفتی ان بر کنی یعنی
 تو را در مرتعبا خبریست
 کنی عن اسم الله فیکون
 الاذیه و جملها صد بیان هو
 اعلم ان فی اعراب نه
 لفظ قولی و یوسف

ان ظالمی ساقم غنہ

[illegible]

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

قَوْلُهُ جَلَّ جَلَالُهُ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ

اَلْهُوَ الْمَطْلُوقُ الَّذِي لَا يَكُونُ هُوَ بِيَتِهِ

[illegible]

الامم اعظم من قاطرة من خرد
 بعض بل الكشتن تقي و
 كان شيخ افغري و
 يقول لا تسروا حيايكم
 ولا الارباب و تروا حيايكم
 فلا تروا حيايكم
 من شان اسج الى رسول ع
 و بايادك من الشمس
 خفاق الى ذواتك
 و اسرها

سلفہ قولہ والیفا
کل ما یستلزم لان الخلیفۃ یقتل
الذوال اخرج والدخل تانہ

لم یجہل بانہ سبب شیتہ تانہ
فہو مستلزم للاصلح والاصح تانہ
الاسکان الاسکان تانہ

ووجود بعض من غیرہ وخرج
الانفصال سلفہ
بالوہم والیقولہ

سلفہ قولہ والیفا
کل ما یستلزم لان الخلیفۃ یقتل
الذوال اخرج والدخل تانہ

وہو سبب جہا اور بھی
متن نہیں ہے اور بھی
مکان اور متن سے کوئی چیز
خالی نہیں ہے کیونکہ یہ
چیز کی ہوتی نہیں ہے
موقوف ہوا اور جس کی
صفیہ نہ وجود ہے اس کا
ماہیت غیر ہوتی
وجود نہیں ہے ہوتی
ہے اس کی ماہیت
کی ہوتی ہے جی غیب
موقوف ہو گئی اس کی
ہوتی ہوتا اور غیر

وَإَيْضًا كُلُّ مَا هِيَ مُغَايِرَةٌ لَوْ جُودِهِ
كَانَ جُودُهُ مِنْ غَيْرِهِ فَلَا يَكُونُ
هُوَ هِيَ لِنَفْسِ هَيْئَتِهِ فَلَا يَكُونُ
هُوَ وَلِذَلِكَ الْمَبْدَأُ الْأَوَّلُ هُوَ
لِذَاتِهِ فَإِنَّ جُودَهُ عَيْنُ هَيْئَتِهِ

ہو سبب کے ہوتی
لہذا سبب راول
ہذا اور بلا واسطہ غیر
ہے پس اس سے ثابت
ہو کہ اول کا وجود
عین ذات ہے غیر
تشیع میں ثابت کرنا
ہے کہ وجود عین ہوتی
ہے کہ اس کی تفریق
ہے کہ اس کی تفریق
ہے کہ اس کی تفریق

سلفہ قولہ والیفا
کل ما یستلزم لان الخلیفۃ یقتل
الذوال اخرج والدخل تانہ
بالوہم والیقولہ
سلفہ قولہ والیفا
کل ما یستلزم لان الخلیفۃ یقتل
الذوال اخرج والدخل تانہ
بالوہم والیقولہ
سلفہ قولہ والیفا
کل ما یستلزم لان الخلیفۃ یقتل
الذوال اخرج والدخل تانہ
بالوہم والیقولہ

ان البید الاول الذی لہیت
ہو میں غیر میں البیت الی تھا
وجود میں نہ ہوا ہوتی ہوا
انہ ماہیت وجود ہوتی ہوا
مولوی ابو القاسم
غسل الرحمن
سید الشان

لذاتہ لا غیرہ

واجب الوجود

من ان ہویت ممکن من

اخر ولا یکن ان یکن

ہویت لذاتہ لا من غیرہ

ان ہویت واجب الوجود

لذاتہ لا غیرہ ولا یکن

ان یکن ہویت غیرہ

پہلے مقدمات سے

ثابت ہوئی کہ واجب الوجود

ہی ہو سکتا ہے اور لذاتہ

سے لینی واجب الوجود

سے لینی واجب الوجود

سے لینی واجب الوجود

سے لینی واجب الوجود

سے لینی واجب الوجود

سے لینی واجب الوجود

سے لینی واجب الوجود

فَاذْ وَاجِبُ الوجودِ هُوَ الَّذِي لَا هُوَ

اِلَّا هُوَ اَيُّ كُلِّ قَاعِدَةٍ فَهُوَ مِنْ

حَيْثُ هُوَ هُوَ لَيْسَ هُوَ مَوْجِبُ هُوَ

مِنْ غَيْرِهِ وَواجِبُ الوجودِ هُوَ الَّذِي

لِذَاتِهِ هُوَ مَوْجِبُ ذَاتِهِ اَنْ هُوَ لَا غَيْرُ

ہی ہو سکتا ہے اور لذاتہ

سے لینی واجب الوجود

ہویت حاصل ہوئی ہے

کسی علت کے بغیر

اُس کی ذات ہی ہے

کہ اُس کی ہویت لذاتہ

سے لینی واجب الوجود

سے لینی واجب الوجود

سے لینی واجب الوجود

سے لینی واجب الوجود

ہویت لذاتہ اور سے

کسی علت کے بغیر

اُس کی ذات ہی ہے

کہ اُس کی ہویت لذاتہ

سے لینی واجب الوجود

سے لینی واجب الوجود

سے لینی واجب الوجود

سے لینی واجب الوجود

ہویت حاصل ہوئی ہے

کسی علت کے بغیر

اُس کی ذات ہی ہے

کہ اُس کی ہویت لذاتہ

سے لینی واجب الوجود

سے لینی واجب الوجود

سے لینی واجب الوجود

سے لینی واجب الوجود

عبد الرحمن سلیمان

لا غیرہ

ہی ہو سکتا ہے

اور واجب الوجود

وَتِلْكَ الْهُيُوتُ وَالْخُصُوفُ مَعَهُ
عَدِيمُ الْأَسْمِ لَا يُمْكِنُ شَرْحُهُ إِلَّا
بِلَوَازِمِهَا وَاللَّوْازِمُ مِنْهَا إِضَافِيَّةٌ وَمِنْهَا
سَلْبِيَّةٌ وَاللَّوْازِمُ الْإِضَافِيَّةُ أَشَدُّ
تَعْرِيفًا مِنَ الْأُمُورِ السَّلْبِيَّةِ

[illegible]

میں نے سب کو اور میری
نجات شدیدا اور میری
میں میں جو توفیق
اخلاقی لائف کے لئے
پہنچائی ہے وہ سب کی
لائف کی توفیق سے
مشتاد اور توفیق

اسم اسرار بالافاق
اسم صفات ہیں غم
اسم العوین اختلاف
اسم ذات ہے
اسم صفت اکثر
اسم ذات سیر

* صاحب قلوب و کس
صفت ہی کہتے ہیں
کافی بینہادی ایم
بلکہ اس صفت ہے
اس ذات ہیں ہے
پیغمبر مذہب ہے
ادبیت سے

ان الباقين زاده قنار او صفت
ان با الاختات ای شی فرین قال
الان انکته خیمه علم و بیان
ادایه لطیف نظر العالم علی اصحاب
و کینت نظیر بال عربی القهر الای
مطلقا و خصوصیات لغه
المعجمه

کہیں کہیں قال ذلك الجمران علیہ السلام استلال ائمة ارباب
 احسن بل انہی بل ونبی الہما
 ان العزیز نیست عالم بزمیہ
 عین غنی شہسہ انہی ویکل ان بکار
 منہ الفصوص الا صلائی الذی
 بین المعنی اللغوی للامضیاء المروءۃ
 الکتاب تاویلہ یا فام فیرق
 عن من قال النبیۃ الصفات غنائہ
 (واقیہ صفیہ) من حکم

ولا کمل من التعریف هو اللایم لنوعی
 الاضافۃ والسلب ذلک ہو کون ذلک
 الہویۃ الہافان الالہ ہولک ینسب الیہ
 غیرہ ولا ینسب ہو الی غیرہ ولا الالہ
 لاطق ہو الذی یکن ذلک مع جمیع

انہی بل ونبی الہما
 ان العزیز نیست عالم بزمیہ
 عین غنی شہسہ انہی ویکل ان بکار
 منہ الفصوص الا صلائی الذی
 بین المعنی اللغوی للامضیاء المروءۃ
 الکتاب تاویلہ یا فام فیرق
 عن من قال النبیۃ الصفات غنائہ
 (واقیہ صفیہ) من حکم
 کہیں کہیں قال ذلك الجمران علیہ السلام استلال ائمة ارباب
 احسن بل انہی بل ونبی الہما
 ان العزیز نیست عالم بزمیہ
 عین غنی شہسہ انہی ویکل ان بکار
 منہ الفصوص الا صلائی الذی
 بین المعنی اللغوی للامضیاء المروءۃ
 الکتاب تاویلہ یا فام فیرق
 عن من قال النبیۃ الصفات غنائہ
 (واقیہ صفیہ) من حکم

کہیں کہیں قال ذلك الجمران علیہ السلام استلال ائمة ارباب
 احسن بل انہی بل ونبی الہما
 ان العزیز نیست عالم بزمیہ
 عین غنی شہسہ انہی ویکل ان بکار
 منہ الفصوص الا صلائی الذی
 بین المعنی اللغوی للامضیاء المروءۃ
 الکتاب تاویلہ یا فام فیرق
 عن من قال النبیۃ الصفات غنائہ
 (واقیہ صفیہ) من حکم

...

1

اور اہم باب
فنا اور ضحکال کافق
ہے۔ اور اہل نظر نے
عینیت پر دیکھیں قائم
کی ہیں اور اس وقت
تک مخفی رہیں گے کہ
کے اہل نظر

م
الاصناف

بسم الله الرحمن الرحيم

تم بالاضافۃ والاضافۃ ولبیۃ
 تم بالاضافۃ والاضافۃ ولبیۃ
 تم بالاضافۃ والاضافۃ ولبیۃ
 تم بالاضافۃ والاضافۃ ولبیۃ
 تم بالاضافۃ والاضافۃ ولبیۃ
 تم بالاضافۃ والاضافۃ ولبیۃ
 تم بالاضافۃ والاضافۃ ولبیۃ
 تم بالاضافۃ والاضافۃ ولبیۃ

کے تعریف اور شمس
 کپجی میں کہ اس ہوت
 اضافی اور بی بیان
 بی میں اور بعض
 میں کہ بعض لوازم
 اور بیہ عم بیان کہ
 کی شمس نہیں ہے
 اور کوئی نہیں ہے
 اور لوازم کے سوا

الْهُوِيَّةُ إِنَّمَا يَكُونُ زُبُلًا وَزَيْمًا وَقَدِّبَتَا
 اللّٰوَزِمَ مِنْهَا سَلْبِيَّةٌ وَمِنْهَا إِضَافِيَّةٌ
 وَبَيِّنَاتٌ الْاَكْمَلُ مِنَ التَّعْرِيفِ
 وَالشَّرْحُ لَيْتَكَ الْهُوِيَّةُ ذِكْرُ
 الْأَمْرِ وَيَبَيِّنُ أَنَّ اسْمَ الْإِلَهِ

لوازم کا ذکر ہے اور
 بی بیان کہ کپجی میں
 کہ لفظ اکمل تعریف
 بیشخص صنف ہے
 برگزین ثابت نہیں کہ
 میں یا غیر میں
 ۱۰

ابو جعفر شمس خان خطیب
 قولہ ہواللہم لیسعی الاضافۃ
 قد عرفت ما سبق اکمل التعریف
 انقصہ کلہ بلکن تغار ای تم غما
 غی کن ای تم یا کن لہذی کن ای
 تم نہ لک
 تم نقص
 قد عرفت کہ فی الوضوح ان
 یلیس تغالی اتیات غلہ اضافت
 حقیقۃ المنسرد من سکر
 سکر غلہ تم یب من الحرف الا
 الوصف الاضافی ولبیۃ یزین
 ان مجموعہ آکمل من اصناف فلذا
 الاضافۃ والاضافۃ والاضافۃ

کے ساتھ ممکن نہیں
 اگر کوئی شخص پہنچے
 تو کسی قافل کے نزدیک
 کل مخلوقات بافیض
 مخلوقات کے ساتھ
 جواب دیا جائے نہیں
 (بقیہ تشبیہی صنفہ)
 میں کیوں

فادات الاکمل ہواللہم لیسعی
 فالذی یلی علیہ ہونظر
 موت سچا کل ماحلہ
 ۱۲ ابوالقاسم محمد
 عبدالرحمن سلمہ اللہ تعالیٰ

لیقہ حاشیہ
صفحہ ۱۱۱ قال علی القاری
دوہ علم عقل من غیر اعتبار
اصل اعتدال کی علیہ
الاکثر من ہنم او عینہ
و محمد بن الحسن مضافی
و انجیل و الاربعین
کیسان و یحیی و امام
الحرمین و الغزالی و الخطابی

یہ اشان ہے کہ
لے اغوا اور ذاتیات
پیش میں ورنہ ذاتیات
کے لازم کی طرف عدول
اور کا ذکر ناموجوب تصور
تقریف اور نقصان
ہے اور ایک یہ ہے
کہ اہمیت کے ساتھ اس
ہویت کی شرح کرنے
کے بعد یہ ارشاد فرمایا
بقیہ تشریح صفحہ ۱۱
اور ظاہر ہے کہ اضافی
اور سبکی صفت کے
مجموعہ کے ساتھ تو لکھیں
ہوگی وہ تقریب
۱۲

الْإِلَهِيَّةُ أَشْعَرُ ذَلِكَ بِأَنَّهُ لَيْسَ لَهُ شَيْءٌ
مِّنَ الْمَقُومَاتِ إِلَّا الْكَانَ الْعَدُولُ
عَمَّا إِلَى اللَّهِ وَإِنْ قَاصِرًا وَمِنْهَا أَنَّهُ لَمَّا
شَرَحَ تِلْكَ الْهُيُوتَ بِلَا لِمِ الْإِلَهِيَّةِ عَقَبَ
ذَلِكَ بِأَنَّهُ الْإِحْدُ وَهُوَ الْغَايَةُ

کی اور سب
قسموں سے اعلیٰ اور
اوقی ہوگی۔ اوصاف
اضافہ اور سبکی
کی سب نسبتیں ہیں
توقی اور ایجابی نسبتیں
صفات اضافہ ہیں
صفات اور سبکی نسبتیں
پہن اور سبکی نسبتیں
واجب الوجود اور سبکی
چینیہ کی طرف متوجہ
نہ ہونا سبکی صفت
ہے۔ اور اندک کا شہی
کے لئے علت ہونا
اضافی صفت ہے۔

والحق انه وصف في اوصاف
لكنه لما غلب عليه حيث لا يستعمل
في غيره وصار كالعلم مثل انشا
والصق جزی عواء فی اجزاء
الاوصاف علیہ امتناع
الوصف
و عدم
تطرق جمال الشكره الیه
قال الفیر فذا راوی نے
القائوس اختلف فیہ سے
عشرین قولاً و ذکر جائے البیاد
و اصحابہ علم غیر مشتق اور حمل
الرفعال بنے نامور قال
الجمال تقری آداب لکھ علی
فقال بنے مسئول شل

۱۱

۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

في ان علام الغفر
في النافق

مع الصفقة الإضافية

اللَّوْازِمُ وَصِيْرَةٌ تَقْدُرُ الْكَلَامَ الْهُوسِيَّةُ

تأليف الرسمى

عبدالله بن عبدالمطلب

ان پر التوہم نہ تھا من عدم
 قائل و بعضہا من غیرہ فقول
 قائلون بان بعض الارشاد صادرہ
 افلاطون و غیرہ من الفلاسفہ
 ایضاً و انشأ اصطلاحا لیس و
 یاتوہم من ہذا القول من ان
 المرمن لادعی لا بد علیہ من ارادۃ
 لقولہ لا یصدور

پس انسان کا محبوب
 ہونا بہ نسبت انسان
 کے ضاحک ہونے کے
 زیادہ معرفت کا موجب
 اور بسبب ہے
 لازم قریب اس لازم
 کہیت میں جو بسبب و سبب
 لازم ہوا اور لازم ہو
 ۱۶
 اس لازم کو کہتے
 ہیں جو کسی کے واسطے
 سے لازم ہو و بیشک
 ان ان ناچھپیدہ کا
 جاننے والا اور نہ جاننے
 کرنے والا و بیخود و صف
 والاب و بیخود و بیخود
 انسان کو لازم ہیں
 سے ایک لازم ہیں
 و بیخود و بیخود و بیخود
 واسطے ناچھپیدہ کا جاننا
 ناچھپیدہ کا جاننے کے واسطے
 کہ بیخود و بیخود و بیخود
 جاننے کے بیخود و بیخود و بیخود
 بیخود و بیخود و بیخود و بیخود

کُلُّ وَجْهٍ لَّيْصِدُ رَعْنَهُ أَكْثَرُ مِنْ
 الْوَاحِدِ إِلَّا عَلَى التَّيْبِ لِنَاذِلِ
 مِنْ عِنْدِهِ طَوْلًا وَ عَرْضًا وَلَنْ
 الدَّامِ الْقَيْبِ أَشَدُّ تَعْرِيفًا مِنَ الدَّامِ
 الْبَعِيدِ فَكُنْ الْإِنْسَانُ مُتَعَجِّبًا عَرَفَ

ان الواحد من حيث هو
 زیادہ معرفت کا موجب
 اور بسبب ہے
 لازم قریب اس لازم
 کہیت میں جو بسبب و سبب
 لازم ہوا اور لازم ہو
 ۱۶
 اس لازم کو کہتے
 ہیں جو کسی کے واسطے
 سے لازم ہو و بیشک
 ان ان ناچھپیدہ کا
 جاننے والا اور نہ جاننے
 کرنے والا و بیخود و صف
 والاب و بیخود و بیخود
 انسان کو لازم ہیں
 سے ایک لازم ہیں
 و بیخود و بیخود و بیخود
 واسطے ناچھپیدہ کا جاننا
 ناچھپیدہ کا جاننے کے واسطے
 کہ بیخود و بیخود و بیخود
 جاننے کے بیخود و بیخود و بیخود
 بیخود و بیخود و بیخود و بیخود

ان الواحد من حيث هو
 زیادہ معرفت کا موجب
 اور بسبب ہے
 لازم قریب اس لازم
 کہیت میں جو بسبب و سبب
 لازم ہوا اور لازم ہو
 ۱۶
 اس لازم کو کہتے
 ہیں جو کسی کے واسطے
 سے لازم ہو و بیشک
 ان ان ناچھپیدہ کا
 جاننے والا اور نہ جاننے
 کرنے والا و بیخود و صف
 والاب و بیخود و بیخود
 انسان کو لازم ہیں
 سے ایک لازم ہیں
 و بیخود و بیخود و بیخود
 واسطے ناچھپیدہ کا جاننا
 ناچھپیدہ کا جاننے کے واسطے
 کہ بیخود و بیخود و بیخود
 جاننے کے بیخود و بیخود و بیخود
 بیخود و بیخود و بیخود و بیخود

فیض صغیر یا اتم قال
ان الایة الاولى اتفق علیها
فیض علی نقل اتفق علیها
علی نفس علی علی الاشیا الطبیعیة
وہو البای الذی ہو فی نفس
احسن ما صوب وصف ہا فی نفس
الباہی قال فی ذلک ان ذلک
نقل نفس فی الطبیعیہ و
الاشیا کلہا غیر انہ لا یجوز
نقل فی نفس فی نفس

فیض صغیر یا اتم قال
ان الایة الاولى اتفق علیها
فیض علی نقل اتفق علیها
علی نفس علی علی الاشیا الطبیعیة
وہو البای الذی ہو فی نفس
احسن ما صوب وصف ہا فی نفس
الباہی قال فی ذلک ان ذلک
نقل نفس فی الطبیعیہ و
الاشیا کلہا غیر انہ لا یجوز
نقل فی نفس فی نفس
فیض صغیر یا اتم قال
ان الایة الاولى اتفق علیها
فیض علی نقل اتفق علیها
علی نفس علی علی الاشیا الطبیعیة
وہو البای الذی ہو فی نفس
احسن ما صوب وصف ہا فی نفس
الباہی قال فی ذلک ان ذلک
نقل نفس فی الطبیعیہ و
الاشیا کلہا غیر انہ لا یجوز
نقل فی نفس فی نفس

مَنْ كُنْ بِمَضَاجِحٍ كَافِلًا مَرَّادًا
تَعَيَّفَ مَهْمَةً مِنَ الْهَيَاتِ شَيْءٌ مِّنْ لَّوْنٍ
فَمَا كَانَ اللَّازِمُ أَقْرَبَ كَأَنَّ التَّعَيَّفَ
أَشَدَّ بَلْ نَذَرَ الْكَلَامَ مِنْ مَّطِ
أَخْرَأَشَدَّ تَحْقِيقًا وَهُوَ أَنَّ

فیض صغیر یا اتم قال
ان الایة الاولى اتفق علیها
فیض علی نقل اتفق علیها
علی نفس علی علی الاشیا الطبیعیة
وہو البای الذی ہو فی نفس
احسن ما صوب وصف ہا فی نفس
الباہی قال فی ذلک ان ذلک
نقل نفس فی الطبیعیہ و
الاشیا کلہا غیر انہ لا یجوز
نقل فی نفس فی نفس

کہ لازم ہے حقیقت میں
 کا معلوم نہیں ہو تا بلکہ
 کی کہ معلوم نہیں ہو تا بلکہ
 ہو تا ہے اس کا
 کی کہ معلوم نہیں ہو تا بلکہ
 کی کہ معلوم نہیں ہو تا بلکہ
 کی کہ معلوم نہیں ہو تا بلکہ

اللازم البعيد عن الشيء لا يكون
 معلوماً للشيء حقيقة بل يكون
 معلوماً لمعلوم الشيء لذلك سبب
 لا يعرف بالحقيقة إلا من جهة العلم بأسبابه
 فهذا التحقيق لو ذكر في تعريف

کی کہ معلوم نہیں ہو تا بلکہ
 کی کہ معلوم نہیں ہو تا بلکہ
 کی کہ معلوم نہیں ہو تا بلکہ
 کی کہ معلوم نہیں ہو تا بلکہ
 کی کہ معلوم نہیں ہو تا بلکہ
 کی کہ معلوم نہیں ہو تا بلکہ
 کی کہ معلوم نہیں ہو تا بلکہ

* * * * *
 * * * * *
 * * * * *
 * * * * *
 * * * * *
 * * * * *
 * * * * *

مولوی
 ابو القاسم
 عبد الرحمن
 المشان

لازم الازم البعيد
 الخ لان الازم انما يكون
 لما هو لازم له بالذات
 البعيد ليس بالذات
 هو الذي لا يكون معلوماً
 له بالذات بل الذي هو لازم
 بالعرض فهو
 معلوم
 بالعرض
 بل يكون معلوماً
 الخ لان
 الازم البعيد عن الشيء
 الازم له معلوم للضرورة
 الازم هو لازم الشيء
 للضرورة الذي هو
 الازم البعيد

سكان
من سلك
الو القاسم
جيف لقرن ١٢ *
الى الان قبل يتوقى
ابن من كل ارجاء
المط الذي قبله هو
النظر الاخر

الَّذِي يَقْتَضِيهِ الشَّيْءُ لِدَايَةِ الْغَيْرِ

عن أبي بن توفيق

Digitized by Google
www.alkottob

هُوَ الْإِلَهِيَّةُ فَلَذَا الشَّارِقُولَهُ هُوَ
 إِلَهِيَّةُ الْمُخَصَّةِ الْبَسِطَةِ حَقًّا
 الَّتِي لَا يُمْكِنُ أَنْ يُعَيَّرَ عَنْهَا شَيْءٌ أَنَّهُ هُوَ
 وَكَانَ لَا بُدَّ مِنْ تَعْرِيفِهَا شَيْءٌ مِّنْ
 اللّٰوَزِمِ عَقَبَ ذَلِكَ بِذِكْرِ اقْرَبِ

ترجمہ ہے اسی
 آیت سے ہوتی ہے کہ
 یہ ہے کہ وہ ہوتی ہے
 کہ یہ ہے کہ وہ ہوتی ہے
 کہ یہ ہے کہ وہ ہوتی ہے

اور اس کی طبیعت
 خالق ہے کہ فیلسوف
 کے کلام کے سامعین
 نظر کرنے میں چاہت
 انہی کلام اسطوینی
 مقصود کی طرف نظر
 کرنے چاہت اور ظاہر
 الفاظ کی طرف نظر
 کرنے نہیں چاہت

لہ قولہ لا آیت
 لما بین ان تعریفانی اقرب
 اللوام واقرب ما اشتد بینا
 اقرب قولہ ما کان اطلاق التوس
 علی غیر من خارج اطلاق علی
 سبیل التوس و اقرب بالقیاس
 الی بین علی اقرب اللوام
 الی اقرب واقرب ما اشتد بینا
 لہ قولہ لا آیت
 لما بین ان تعریفانی اقرب
 اللوام واقرب ما اشتد بینا
 اقرب قولہ ما کان اطلاق التوس
 علی غیر من خارج اطلاق علی
 سبیل التوس و اقرب بالقیاس
 الی بین علی اقرب اللوام
 الی اقرب واقرب ما اشتد بینا

۱۲۱
 ۱۳۱
 ۱۴۱

میں نے

مولد ذكره في كتاب العزيز وأودعه

کتاب کی جامعیت اور جہت

مجلس ان لذي
ابن پیرسیانہ جو تہ اخطمہ و
مجلس ان کو

المنان
عبد الرحمن
ابن الوالقاسم
ابن التوفيق
ابن التوفيق
ابن التوفيق

و ليس تعريف بالوادع او اشتد منادى و
التعريف بهذا الاسم على الالف

الحق في الطهارة

الحق لا يمكن
الجلوس اليقظة فهو باطل غير الايمان

الحكمة الدائمة
مخاطب بها كل احد ولا يمكن من
التأني على

فی علم فیض من قاتل ذی عقل
خاطب بہ

الان كالمطلب بنوع لا يفهمه الخاطب
بالاجتهاد

الشيخ طه بن
الشيخ علي بن
الشيخ طه بن

تختفی علی ہر
فیض ان الیوم لا اکتمہ ظاہرہ
والیہ علیہ

فهرست کتابخانه

وكانت له خوارق ووقتها الضياء
المنيرة ويسمونها

کا ذکر کرنا ممکن ہے اور
زیادہ کا ذکر

مستحق اور محال اور

اور وہ یہ ہے کہ اگرچہ
نافات اور

توب کے بغیر مخلوق اور
اللہ تعالیٰ سے

الذين آمنوا وحبوا رسول الله وولوا ما آتاهم من الله ورسوله أولئك هم الصالحون

١٠٠

فَوَجَّهَ الْمُقَدَّرُ مَوْزَةَ الْمَذْهَبِ

کونین جهان سخی بیگم
العبد علی

اما او دوعه

1

الظاهرة الحلية الدقيقة وفيه شك وهو

فیض الرحمن صاحب
۲۳
پیش رو

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله الذي جعل القرآن
مكتوباً

والله اعلم

الْهَيْتِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى اَنْكَرُ

پیش کشاں
۳۳
نہجی


بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين

عن

لَا يُمْكِنُ لِعَبْدِهِ مَعْرِفَةُ مَا بِالْإِضْطِفَاتِ

کے لیے اور ان کے لیے

بعض الاوقات ان هذه الجيوب
تستيقظ



وَالسُّلُوبُ إِلَّا أَنَّهُ جَلَّ جَلَالُهُ

مکتبہ اسلامیہ کراچی

السَّهَابُ عَشْرُونَ أَلْفَ سَنَةٍ
(في القاتح) مَكِينٌ

١١

کھنکھتوں اور اعلیٰ کھنکھتوں
 اور مسکون پر نور
 آکھینے اور اشارہ
 دال میں دلچسپی
 صحیحہ میں

وَقَدْ كُنْتُ فِي الْمَدِينَةِ مِمَّنْ كَفَرُوا

عن عبد الله بن العيص السلمي قال فقلت بهذا

...

در اصل جواد
 محمد بن عبد الله علی الخفاف سلمه
 او که از او نقل است بنویسند سلمه
 قال فیفسر ادوی الخطیب
 التبریزی فی الفیقه و عمره اربع
 مائه و قال قال رسول الله
 سلمه علی بن محمد

سائل البصيرة المتبحرة وأما
فونسيكا فيطيرك

يقولون ان قولنا اعتقدوا بالله مثل قولنا اعتقدوا بالله

...

سلف قولان مثال
المتن العاقل مثال
فی شفا زنا بخی عن الماتة لعل

المتحقق الوجود الناقض هو متقول
لذاته ولا تعقل بذاته هو بالافتقار

متقول بذاته هو متقول انتفاء
عقل عاقل متقول لان كذا

شیءا وحکمته وذلك لان كذا

موتیه مجزیه عقل بالاعتبار لان هو متقول
المجزیه لذاته هو متقول لذاته هو بالاعتبار

ترجمہ
اپنی مابیت کو چاہتا
ہے چونکہ وہ ان علم
اور عالم اور معلوم
مابیت کا کیدوں نہیں
ہے بل شائد سے اپنی
مابیت کا کیدوں نہیں
ہے بل شائد سے اپنی

لوازم کیوں کرتا ہے
جواب میں ہم یہ کہتے
ہیں کہ اصل غلطی
کے لئے قاتیات اور

اگر انہیں میں لپیٹتے
تو صحیح ہے م
ان کا استنباط

موتیه مجزیه عقل بالاعتبار لان هو متقول
المجزیه لذاته هو متقول لذاته هو بالاعتبار

عَالِمٌ بِهَا فَإِنَّ هُنَاكَ الْعَقْلَ وَالْعَاقِلَ
وَالْمَعْقُولَ وَاحِدًا فَلِمَا ذَا لَمْ يَذْكُرْ
تِلْكَ الْمُهَيْمَةَ وَقَصَرَ عَلَى تِلْكَ اللَّوْازِمِ
فَنَقُولُ لَيْسَ لِكَيْدِ الْأَقَالِ
شَيْءٌ مِنَ الصُّوَرَاتِ أَصْلًا

استنباط کیا ہے
جنگل کے لئے
عاجز ہو گیا اور عقلین
میتھ ہو گئے۔ ایک تو
امام رازی کا یہ مقولہ
نہیں سنا ہے کہ یہ کہ
میں ارشاد فرماتے

موتیه مجزیه عقل بالاعتبار لان هو متقول
المجزیه لذاته هو متقول لذاته هو بالاعتبار

ہیں اور اس وقت یہ
بات ظاہر ہو گئی کہ قول
عل جلالہ اللہ تعالیٰ
لاکے مسنون یا کبر
میں پر مشتمل ہے

موتیه مجزیه عقل بالاعتبار لان هو متقول
المجزیه لذاته هو متقول لذاته هو بالاعتبار

المنان
محمد عبد الرحمن

مولوی ابوالقاسم
ان ذلک شیء آخر وہو ۱۲

۱۳۵۵

لہو قانہ

وعدہ مجرودہ وقال قبل

بذلک لیس للبدن الاول شی

من الہویات اصلاً ففی غنہ

الہویۃ وقال فی نقل مراراً

الہویۃ فکان فی حصول من مجموع

الکلام ان لیس لہ تعالی ہویۃ

زائد ہی غیرہ بل ہویۃ ہی عین

کیونکہ وہ محض وعدہ

اور صرف بساطت ہے

اور ایک ہی ہرگز کثرت نہیں ہے

تثنیت نہیں ہے

پس اسکا ہی ذات کو

جاننا اس طرح نہیں ہے

کہ وہ اپنی ذات میں

وہ

وہ

وہ

وہ

وہ

وہ

وہ

فانہ وحلہ مجرودہ ولبساطہ محضہ

وہ

وہ

وہ

وہ

وہ

وہ

وَلَا کُنْ فِیْہِ وَلَا اِشْیَیَۃُ ہُنَاکَ

وہ

وہ

وہ

وہ

وہ

وہ

اَصْلًا فَتَحَقُّلُہُ لِذَاتِہِ لَیْسَ اَنْ یَّعْقِلَ

وہ

وہ

وہ

وہ

وہ

وہ

مِنْ ذَاتِہِ مُقَوِّمًا تَبْلُ اِیَّہُ لَیْسَ اَنْ یَّعْقِلَ مِنْ ذَاتِہِ

وہ

وہ

وہ

وہ

وہ

وہ

اَلْاَہْوِیۃُ مُحْضَہٌ صِرْفَہُ مَزْہَہُ

وہ

وہ

وہ

وہ

وہ

وہ

وہ

وہ

وہ

وہ

وہ

وہ

وہ

وہ

وہ

وہ

وہ

وہ

وہ

وہ

وہ

وہ

وہ

وہ

وہ

وہ

وہ

وہ

وہ

وہ

وہ

وہ

وہ

وہ

۱۰۹

لغة و لسانک
ان کیون صفت علیٰ جمیع افرادہ

او لا اولیہ والا لا شریہ والا
صفت علیٰ بعض اولیہ

او لا زیدیہ والا انقصیدہ بان کیون
صفت علیٰ بعض اولیہ

او لا اولیہ والا لا شریہ والا
صفت علیٰ بعض اولیہ

او لا اولیہ والا لا شریہ والا
صفت علیٰ بعض اولیہ

تو جبکہ واحد اطلاق
اپنے افراد پر شکی ہے

اعتبار سے ہے یعنی
واحد اطلاق اپنے فرد

پیشکش و صفت اعتبار
مطلق یا مقید ہے

سی یا مقید صفت ہے
مطلق یا مقید ہے

مطلق یا مقید ہے
مطلق یا مقید ہے

يَكُونُ أَشَدُّ وَلَا أَحْمَلُ مِنْهَا فَإِنَّ الْوَاحِدَ
مَقْرُونٌ عَلَى فَلَاحَتِهِ بِالشَّكِّ فَالِدَرِ
لَا يَنْقَسِمُ بِوَجْهِ أَصْلًا أَوْ لِي بِالْوَاحِدِ
يَمَا يَنْقَسِمُ مِنْ بَعْضِ الْجُوهِ وَالَّذِي يَنْقَسِمُ
أَنْفَسًا مَا عَقِلًا أَوْ لِي بِالْوَاحِدِ

اور اسکا ایک ہونا اس
شکی کی وحدت اور ایک
ہونے سے بہتر ہے کہ
جو کسی اعتبار کو کسی
قسم سے ہے اور
کسی یا مقید صفت
وحدت اور اسکا ایک
ہونا شکی کی وحدت
اور ایک ہونے میں
کوئی شک نہیں ہے

فان کان لدر
ازیدہ علی بعض نقص اما ان لا کیون
اشد علی بعض اضعف
فان کان لدر
ازیدہ علی بعض نقص اما ان لا کیون
اشد علی بعض اضعف

فان کان لدر
ازیدہ علی بعض نقص اما ان لا کیون
اشد علی بعض اضعف

اور کسی پر ضعف کے ساتھ
کسی پر شدت کے ساتھ

کسی پر شدت کے ساتھ
کسی پر ضعف کے ساتھ

کسی پر ضعف کے ساتھ
کسی پر شدت کے ساتھ

کسی پر شدت کے ساتھ
کسی پر ضعف کے ساتھ

کسی پر ضعف کے ساتھ
کسی پر شدت کے ساتھ

ابو القاسم محمد عبدالرحمن سلمہ المنان

۲۱۷
عقود ما یقسم

بافضل ایفی
قولہ ما یتیم بافضل و لیس وصہ
ثبوت وصہ

جامعة اقص
اصناف

الواحد هذا

مختص بالاضار
اصداقي نفسه

القسم من الواحد
من الخار

لا تلبس في نفسه
الحبيب

الوعدة الحقيقية بل
والإكفى علوم

ایک ہونے سے بہتر
اشیاء کی وحدت اور
اور اُس کا ایک ہونا
اور جس شی کے لئے وحدت
بے کجوافضل منقسم ہے
اور ایک ہونے سے بہتر
اُس کی وحدت

بِمَا يَنْقُصُ بِالْفِعْلِ وَمَالَهُ وَحَدِّ جَامِعَةٍ

أَوَّلُ الْوَاحِدَةِ مَا يَقْسِمُ بِالْفِعْلِ

وَلَيْسَ لَهُ وَاحِدَةٌ جَامِعَةٌ بِلَا

وَحَدَّثَنَا بِسَبِّ لَنْتَسَابُ مَبْدُ كَمَا

يَقُولُ جِيءَ بِكِتَابِ الْبَيْضِ وَاللَّوْءِ

انقسام اور کثرت
 ہے۔ دوسرا وہ واحد
 جس میں کسی قسم کا
 انقسام اور کثرت ہے
 دوسری قسم ریاضی
 جہاں واحد میں ہی قسم
 کا انقسام اور کثرت ہے
 تیسری قسم
 جس میں

الانساب التي قد افاض الله بها
 ربه على من يشاء من عباده
 انما هي من انبائه
 التي لا يعلمها الا هو
 عز وجل
 والذين هم
 عن الله تعالى
 كافرين
 انما هم
 في انبائه
 كاذبون
 والذين هم
 عن الله تعالى
 كافرين
 انما هم
 في انبائه
 كاذبون

مظہد الما صفاۃ فی شرح الاشیاء و صفاۃ الخصال الی غیر ذلک جلد اول ۳۱ ابوالفتح محمد بن عبد الرحمن

۱۸

وَصَحِّحْ لِلْغِذَاءِ وَالنَّبَاتِ وَإِذَا ثَبَتَ
 أَنَّ الْوَاحِدَ قَائِلَةٌ لِلاَّشِدَّةِ الضَّعِيفِ
 وَأَنَّ الْوَاحِدَ مَقُولٌ عَلَى قَاتِحَتِهِ
 بِالشَّيْكِكِ وَالْأَحْمَلُ فِي الْوَاحِدِ هُوَ
 الَّذِي لَا يُمْكِنُ أَنْ يَكُونَ شَيْءٌ آخَرُ

ترجمہ
 اور غذا اور نباتات
 کو صحیح یعنی درست کی گئی ہے
 کہا جاتا ہے اور جب یہ
 ثابت ہو گیا کہ وحدت
 ہے اور واحد کا مخالف
 اور بدستور یک کی ہے
 ہے۔ اور وحدت
 میں بہت کمال و قوی
 شے ہے کہ جس کی
 وحدت سے کسی شے
 کی وحدت کا قوی ہونا
 ممکن ہو نہیں سکتا
 صفحہ ۳۳ کی جی دو
 تینوں میں ایک وہ
 واحد جس میں
 انقسام اور کثرت
 خارجی نہیں ہے صرف
 انقسام اور کثرت عقلی
 ہے۔ دوسرا وہ جس
 میں انقسام اور کثرت
 خارجی بھی ہے۔ دوسری
 قسم (یعنی جس واحد میں
 انقسام اور کثرت خارجی
 بھی ہے) کی جی دو
 تینوں میں ایک وہ
 واحد جس میں کثرت
 خارجی بھی ہے اور
 وحدت جامعہ بھی ہے
 (یعنی صفحہ ۳۴)
 میں دیکھو

سید النان
 محمد عبد الرحمن
 مخدوم ابو القاسم
 ممن، ہم اخذون من اخذنی
 ابل التعلید فضیلتہ دون فیہ
 من ابل تحقیق تحقیق دان کنت من
 والعرضی کلہما فیہ

اس قول کو وحشی نے غلط قرار دیا
 ہے اور فیضان المال للواحد الاضطرار
 الخوان مخضار لا وحق نہیں کہا ہے
 واصل الکثر عنہما ناما بامضانان الی
 ترسیل الکثر عنہما انہی ہوسب ہما
 الامرا واحد ہو الصلوۃ الی وہ سب ہما
 فلیہما لا انفاقتہ صلت لہ وحدۃ نہیں
 حضرت اس قول کو اگر ثابت
 ان الوجودہ قابلہ ان شریح فی
 الاقاظ غیر متقطعا لیشیر
 الیہ فی کل نقطۃ من الحقیقات الدقیقات
 وان کان یس ما یقصد بہ ہنا وانما فی
 منک علی ملک بہت علی مانی قولہ کثرت
 ان الوحدہ قابلہ من الاشارة الی ان
 فی العرض ثبوت متحقق کما ان فی العرض
 متحقق ثابت ہما العرض البتہ علی ان
 قابل صرح کون الشکیکیں العرض
 والعرضی کلہما فیہ

تصنيف

والقسم الثانی منہیں باطل

فانقسم الاملاوا

عفی عنہ فی کتب

لا بالتفسير

مذہب غنی نامہ

لا مطلقا وكنه

قسمتہ الثانیۃ یعنی مالکین کثیرہ اقباو

کتابخانه

عبد الوهاب

۱۰۰

پیشتر متعلق

اور فی الواقعہ

مجلس

卷之六

احد مطلق القسم الثاني
مطلق الاطلاق
عنى بالليس فيه

مِنْ جَمِيعِ الْجُودِ وَأَنَّهُ لَا كُنَّةَ
هُنَاكَ أَصْلًا لَا كُنَّةَ مَعْنَوِيَّةً
لَعَنَ كَثْرَةَ الْمُقَوَّاتِ مِنَ الْجِنَّاسِ
وَالْفُصُولِ وَكُنَّةَ الْأَجْنَائِ
الْعَقْلِيَّةِ مِنَ الْمَادَّةِ وَالصُّورَةِ

۳
کچھ اور دیکھا جائے گا
میں نے اس کا اقامہ کرنا
اور کثرت میں نہ کسی
قسم کا اقامہ اور کثرت
و احد جس میں نہ کسی
قسم کا اقامہ اور کثرت
پیدا رکھنا چاہئے

کی تم کا۔ (بقیہ درج ذیل میں)

پھر دینی جس میں:

۱۔ مکن مکن یعنی تو نہیں ہے

۲۔ اقسام اور کثرت

۳۔ مکن ہے اور دوسرے اقسام

میں نے یہ کہہ کر

اصول من کی جو ہر وقت

مفاد قوام

احمد الکامل ابی

کامل البيان في

تعداد و لفظ

ان کی ان کی

فیه کم کتب و بیس فیه کم کتب

عبد الرحمن

لفظ قولہ سائر الوجوہ النسبۃ

لفظ فاد بالتوصیف ہندہ لفظہ ان الوجوہ

انہی قبیلان منہا تا تیکم

و منہا تا تیکم فلفظ اصدیل علی سلب

انہما لا ذیل علی الوحدۃ فلفظ تعلق لہا

و لا تیفوض ثباتہا لافعالا اتعلق توجہ

بنی ہا با کہ در ثباتہا سمست توجہ

اخرجی ان الایۃ مجموع الاضافۃ

نسبۃ الی کل فاکاصل ان الوجوہ

لفظ الاصل علی سلب و علی سلب و علی سلب

سائر الوجوہ النسبۃ الی تکتلم
الوحدۃ الکاملۃ والبساطۃ الحقۃ
اللائقۃ بکرم و جہ و عز جلالہ تعالیٰ
عن ان یتشہہ شئ او یتساویہ
شئ فلان قلت فہب ان

سائر الوجوہ النسبۃ الی تکتلم
الوحدۃ الکاملۃ والبساطۃ الحقۃ
اللائقۃ بکرم و جہ و عز جلالہ تعالیٰ
عن ان یتشہہ شئ او یتساویہ
شئ فلان قلت فہب ان

سائر الوجوہ النسبۃ الی تکتلم
الوحدۃ الکاملۃ والبساطۃ الحقۃ
اللائقۃ بکرم و جہ و عز جلالہ تعالیٰ
عن ان یتشہہ شئ او یتساویہ
شئ فلان قلت فہب ان

سائر الوجوہ النسبۃ الی تکتلم
الوحدۃ الکاملۃ والبساطۃ الحقۃ
اللائقۃ بکرم و جہ و عز جلالہ تعالیٰ
عن ان یتشہہ شئ او یتساویہ
شئ فلان قلت فہب ان

سائر الوجوہ النسبۃ الی تکتلم
الوحدۃ الکاملۃ والبساطۃ الحقۃ
اللائقۃ بکرم و جہ و عز جلالہ تعالیٰ
عن ان یتشہہ شئ او یتساویہ
شئ فلان قلت فہب ان

سائر الوجوہ النسبۃ الی تکتلم
الوحدۃ الکاملۃ والبساطۃ الحقۃ
اللائقۃ بکرم و جہ و عز جلالہ تعالیٰ
عن ان یتشہہ شئ او یتساویہ
شئ فلان قلت فہب ان

سائر الوجوہ النسبۃ الی تکتلم
الوحدۃ الکاملۃ والبساطۃ الحقۃ
اللائقۃ بکرم و جہ و عز جلالہ تعالیٰ
عن ان یتشہہ شئ او یتساویہ
شئ فلان قلت فہب ان

سائر الوجوہ النسبۃ الی تکتلم
الوحدۃ الکاملۃ والبساطۃ الحقۃ
اللائقۃ بکرم و جہ و عز جلالہ تعالیٰ
عن ان یتشہہ شئ او یتساویہ
شئ فلان قلت فہب ان

سائر الوجوہ النسبۃ الی تکتلم
الوحدۃ الکاملۃ والبساطۃ الحقۃ
اللائقۃ بکرم و جہ و عز جلالہ تعالیٰ
عن ان یتشہہ شئ او یتساویہ
شئ فلان قلت فہب ان

Digitized by Google
www.alkotto

والثانية واثنتان

Digitized by Google
www.alkottob.com

نہایت

نَفِي الْمَهِيَةِ فَإِنَّ كُلَّ قَالَةٍ مَهِيَّةٌ كَانَتْ لَهُ
 جَوْفٌ بِاطْرِهِ هُوَ تِلْكَ الْمَهِيَّةُ وَمَالًا
 بِاطْرِكَ وَهُوَ مَوْجُودٌ فَلَا جَهَةَ وَلَا
 اِعْتِبَارَ فِي ذَاتِهِ إِلَّا الْوُجُودُ وَالِدٌ لِّاِعْتِبَارِ
 لَهُ إِلَّا الْوُجُودُ فَهُوَ غَيْرُ قَابِلٍ لِلْعَدَمِ

نہایت کے لئے جوہر اور باطن ہے باطن نہیں ہے اور نہ موجود ہے تو اسکی ذات میں وجود کے سوا اور کوئی جہت نہیں ہے اور کوئی اعتبار نہیں ہے اور کوئی قبول نہیں ہے اور کوئی شمع ہے حاصل ہے کہ کوئی تفسیر کا حامل ہے نہایت کافی ہے بیان ہو چکا ہے کہ جوہر و باطن بیان ہو چکا ہے کہ جوہر و باطن کا اطلاق ہے تفسیر اول نفی جوف نفی نہایت ہے نفی باطن کا حاصل ہے تفسیر اول کہ موجود میں ظاہر ہے کہ موجود میں

لفظ قولہ نفی الماہیۃ ان شئت ان لفظی قور کان لوجود و باطن عطف تفسیری والیجہا لوجود و باطن جودات و بہیت و افلا جہا لیس لہ وجود و تہا و الباطن نہا لیس لہ باطن نہا و الباطن الباطن نہا و الباطن الباطن نہا

نہایت کے لئے جوہر اور باطن ہے باطن نہیں ہے اور نہ موجود ہے تو اسکی ذات میں وجود کے سوا اور کوئی جہت نہیں ہے اور کوئی اعتبار نہیں ہے اور کوئی قبول نہیں ہے اور کوئی شمع ہے حاصل ہے کہ کوئی تفسیر کا حامل ہے نہایت کافی ہے بیان ہو چکا ہے کہ جوہر و باطن بیان ہو چکا ہے کہ جوہر و باطن کا اطلاق ہے تفسیر اول نفی جوف نفی نہایت ہے نفی باطن کا حاصل ہے تفسیر اول کہ موجود میں ظاہر ہے کہ موجود میں

ظاہر ان الوجود من حیث ہو و باطن لا جہری فیہ التعلیم بحسب الوجود لکن ان یقال لہا ان نہایت لہ الوجود و لا یکن بل لہ باطن الوجود و لا یکن فیہ تعلیم بحسب العقل و لا یکن فیہ تعلیم بحسب العقل ان یکن للوجود من حیث ہو و باطن نہایت و ان یکن

نہایت کے لئے جوہر اور باطن ہے باطن نہیں ہے اور نہ موجود ہے تو اسکی ذات میں وجود کے سوا اور کوئی جہت نہیں ہے اور کوئی اعتبار نہیں ہے اور کوئی قبول نہیں ہے اور کوئی شمع ہے حاصل ہے کہ کوئی تفسیر کا حامل ہے نہایت کافی ہے بیان ہو چکا ہے کہ جوہر و باطن بیان ہو چکا ہے کہ جوہر و باطن کا اطلاق ہے تفسیر اول نفی جوف نفی نہایت ہے نفی باطن کا حاصل ہے تفسیر اول کہ موجود میں ظاہر ہے کہ موجود میں

لا يمكن بهذا
القول في غير ما قبل العدم
بقية صفح ٢١

ای وجب بالذات لا یمکن فہذا

تقديم الوجوب ونداء الاستشهاد
تقديم العلم وقال

في غمضة البصر بالحوادث

کلام وقد استوفينا في تلك
بيان لما سأل

کون مطلقاً ہر اعتبار سے واجب

مسخی کے اعتبار سے
الوجود ہے اور دوسرے

اور کل کا سید اور

ایک ایک

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين
والصلاة والسلام على
سيدنا محمد وآله الطيبين
الطاهرين

فَإِذَا الصَّدُوقُ الْحَقُّ الْوَاجِبُ الْمَوْجُودُ

اور ان کے معنی اور اس قول

استلزم البوجوب كيف البوجوب
اذا كان عيناً بطلاً

مُطْلَقًا مِنْ جَمِيعِ الْجُودِ وَعَلَى التَّقْسِيرِ

بہشتی کو کہتے ہیں۔
بہشتی کو کہتے ہیں۔
بہشتی کو کہتے ہیں۔

الى الجاهل كذا

التَّامِعُنَا إِصْبَافِي وَهُوَ كُنْ سَيِّدَا

ایک وہ جو وہ ہو

تحقیق الکی مقام کو

لِلْكَوْنِ وَيُجْمَلُ أَيْ يَكُونُ كَلَامُهُمْ رَدًّا

کے لئے جو دنیا اور دوسروں کے لئے

[illegible]

مِنَ الْآيَةِ وَكَانَ مَعْنَاهُ إِنَّ اللَّهَ هُوَ

تو ای که شمع بود
چو در کافور خور
چو در کافور خور
چو در کافور خور

فان قيل لا يلزم الا ان لا يغيره

باب موجود کے لئے
 باب نیستی کی ابتداء
 (بقیہ صفحہ ۴۸ پر
 دیکھو)

میں ہاں بیٹے
تفہیم جاری ہوئی
تہہ پچی

فوقہ ہونے سے لاکھوں ایسے

عن أبيه عن حماد بن عمار عن عبد الله بن
عمر الجاهلي مولود
الوفاء القاسم بن عبد الرحمن
سليم النشان

ان مذہب عدم جواز علم انشکر

وتمت جالبه
كلها ما رواه هذا الكلام بغيره
بغيره

لے قولی الآتیہ
عبادت فی بیان اصول تفسیر
نعمان اصحاب الذی لا یجوز
والذی لا یجوز تفسیر الاول
لجوز فی بیان الماتہ وکلب
الماتہ لیس فی کل عباد الاول
یجب ان یقبل العلم وکلب
القبول لعدم یجب عدم الامکان و

ترجمہ اس سے
یعنی اوجہ سے
سب او اوجہ سے
مجموعہ کو کہتے ہیں جب
اسد جانہ بیان کریں
کر کل اسکی طرف منسوب
اور تعلق میں تفسیر میں
صفحہ ۴۴ میں ہو گیا تو قریب
زین شہین ہو گئے ہیں
ابتداء سے حاصل
تفسیر کا حاصل
ہے کہ اللہ کے لئے
جوز و باطل یعنی
اہمیت نہیں اور جس
شیء موجود کے لئے
اہمیت نہیں ہے
اہمیت وجود کے
سوا اور کچھ نہیں
ہے۔ ابھی ثابت ہو چکا
ہے کہ بعض ہوتے
کے لئے وجودات
ہے۔ اور بعض کے
لئے صرف وجود ہے
اہمیت نہیں اور ایسا
کوئی موجود نہیں ہے کہ
اسکے لئے وجود نہ ہو

ترجمہ اس سے
یعنی اوجہ سے
سب او اوجہ سے
مجموعہ کو کہتے ہیں جب
اسد جانہ بیان کریں
کر کل اسکی طرف منسوب
اور تعلق میں تفسیر میں
صفحہ ۴۴ میں ہو گیا تو قریب
زین شہین ہو گئے ہیں
ابتداء سے حاصل
تفسیر کا حاصل
ہے کہ اللہ کے لئے
جوز و باطل یعنی
اہمیت نہیں اور جس
شیء موجود کے لئے
اہمیت نہیں ہے
اہمیت وجود کے
سوا اور کچھ نہیں
ہے۔ ابھی ثابت ہو چکا
ہے کہ بعض ہوتے
کے لئے وجودات
ہے۔ اور بعض کے
لئے صرف وجود ہے
اہمیت نہیں اور ایسا
کوئی موجود نہیں ہے کہ
اسکے لئے وجود نہ ہو

اللّٰهُ يَكُونُ كَذَلِكَ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَمَّا يُشْرِكُونَ
عَنْ مَجْمُوعِ هَذَا السَّبَبِ وَالْإِيجَابِ
قَوْلُهُ جَلَّ جَلَالُهُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ لَمَّا
بَيَّنَّ سُجَّانَهُ أَنَّ الْكُلَّ مُسْتَدٌّ
إِلَيْهِ وَمُحْتَاجٌ إِلَيْهِ وَأَنَّهُ هُوَ

ظاہر ہے کہ اللہ کے لئے
ضروری ہے اور یہی
کا ہونا اس کے لئے
ہے ظاہر ہے کہ وجود
اس کے لئے اہمیت نہیں
ہے جس موجود کے
لئے کہ اہمیت نہیں
ہے جس موجود کے
لئے کہ اہمیت نہیں
ہے جس موجود کے

المنان
عبد الرحمن
الوافاس

Digitized by Google
www.alkottob.com

مسک الزم و بنور الوساوی علی
والخرج من آترة الانسانیة

من ان هو يتعالى عن كل ما يحاط به
افاضه على كل ما يحاط به

ہونا متفق اس پر
جہ کہ ماہریت کشمیر لایا
علاقہ دہائے

میں نے اپنے
کے بدون شخص اور
میں نے نہیں ہو سکتی
میں نے وہ

جیب الهندیہ

مختار میں اس کی طرف
مختار میں اس کی طرف

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين
والصلاة والسلام على
سيدنا محمد وآله الطيبين
الطاهرين

وتمت مشتملین فی این خط

فبما لا يلزم اشتراك في الحقيقة ولا في الشيء أيضا
 من لوازم الحقيقة فإذا كان الواجب الوجود
 مفعلا ومحيط الوجود على مثل ما كان في أقا
 ومثله مشتركين في الحقيقة ولا يخفى ان
 حقيقة الواجب الوجود من لوازم اشتراك
 كون واجب الوجود مشتركاً
 فبما لا يلزم اشتراك في الحقيقة ولا في الشيء أيضا
 من لوازم الحقيقة فإذا كان الواجب الوجود
 مفعلا ومحيط الوجود على مثل ما كان في أقا
 ومثله مشتركين في الحقيقة ولا يخفى ان
 حقيقة الواجب الوجود من لوازم اشتراك
 كون واجب الوجود مشتركاً

غير فالمراد غيره مثل
 ثم ان الحسن اما قوله بينه وبين
 المراد قوله كما

المواد بالملح
نصف مائة مشرك

التوحيد ما قوله
المعنى التضمني كما بين

ونقرر بهذا القول
التي سنها الافاضة

من أقوى أدلة هذا القول غاية الإبطار

١٥٠ - وين التوتوم ايص
الكما يقرر

اقية حاشية صفحہ

کسی سے تولد نہیں ہوا کیونکہ وہ
 کسی سے تولد نہیں ہوا
 اگر کسی اعتراض کرے
 کہ یہ تسلیم نہیں کرتے
 کہ اللہ تعالیٰ کسی سے
 تولد نہیں ہے تو اس
 دعویٰ پر اللہ تعالیٰ
 کی قسم ہے کہ یہ سب
 تو بیوقوف ہیں جو
 اللہ کے ایک پیغمبر
 کا قاضی کرنا ہے تو
 ان کے مثل کا وجود بھی
 وہ دونوں ایسے
 ہیں

[illegible]Digitized by Google
www.alkotto

قوله لا اله الا الله
 حاصل الجواب ان قوله
 سبحانه غير متولد كقول
 فله سبحانه قائل غير
 لان افظه المذيل على
 وجوب الوجود وعدم
 الاقبال الى شئ بغير
 كما ينفذ افظه المذيل

تو اس کا جواب
 ہے جب اللہ تعالیٰ کے
 لئے ہویت کے سوا
 ہر شے کوئی اقلید
 نہیں ہے اور سوت
 نہیں ہے اور اس کی
 واسطے سے نہیں ہے
 بلکہ اقلیدہ علی وجوب الوجود
 عدم از اقلیدہ علی وجوب الوجود ہو

الذی مصلدہ وجوب الوجود ہو
 الذی الوجودیہ بالارتداد علی
 انفسیہ الوجودیہ بواسطہ
 الکل والاحتیاج الی کل فان
 المحتج الی کل

کما لا یفنی علی بصیرہ المذیل
 الباقی ولا یفنی ان وجوب
 الوجوب الی کل الابد عن کون
 متولد عن غیر خاص من نہ
 ان کون تعالیٰ متولد عن غیر
 یل علی بطلان تضاد الیہما
 المذیل بہما الصمد ۱۱

کثرت لازم آتی ہے کہ
 کثرت سے مادی ہونا
 لازم ہے اور مادی
 ہونے سے یہ لازم آتا
 ہے کہ اللہ غیر متولد
 ہو اور اللہ کا غیر متولد
 ہونا ناممکن ہے پس
 اللہ تعالیٰ کے لئے ولد
 کا ہونا بھی ناممکن ہے
 نیز کا خلاصہ یہ ہے
 کہ اللہ کے لئے ولد نہیں
 ہے اگر ولد ہو گا تو اس
 کا رقیب صفوہ میں
 دیگھو

مَوْلِدٌ قَلِيلٌ لَّا تَكُنْ لَهُ مِثْلَةٌ
 وَاعْتَبَارُ سُبْحَانَهُ هُوَ الْوَلَدُ الْبَدِئُ
 فِي أَوَّلِ السُّورَةِ ذِكْرُهُ وَكَانَتْ هُوِيَّتُهُ
 لِذَاتِهِ وَجَبَّ أَنْ لَا يَكُونَ مَوْلِدًا
 وَلَا أَكَانَتْ هُوِيَّتُهُ مُسْتَعَارَةً

مولود
 ابو القاسم محمد
 عبد الرحمن
 سلمہ الننان

لَهُ قَوْلٌ

إِلَى هَذَا السَّرِّ بِإِطَاعَةِ

أَكْبَرُهُ مَعْرِفَتُهُ وَشَيْئًا سَوَاءً

كَانَ مَعْرِفًا وَنَكْرًا إِذَا

أَعْيَدَ مَعْرِفًا كَانِ النَّاسُ

عَيْنَ الْأَوَّلِ إِذَا جَعَلَ

نَكْرًا كَانِ النَّاسُ فِي غَيْرِ

الْأَوَّلِ أَوْرَدَ عَلَى يَدِهِ

الضَّالِّينَ طَبَقَ قَضَائِي بِمَكْرِهِ

فِي اسْتِغَارِهِمْ وَفَشَّ بَعْضَهُمْ

بَدَاةً أَوْ بِلَا دَاسِطٍ

بَهْمِيٍّ - أَوْ يَهْيَا يَدِكِ

بُؤْسَ نَكْرَةٍ بِرَقَبَةٍ كَرْنِي

چاہئے اور وہ یہ ہے

کہ قرآن میں فرزندوں

پکتنے والوں پر جو ہتھکڑی

کئی بے دھڑاں بات

کی طرف راجع ہے کہ

ولہ اس کو کہتے ہیں

بقیہ تشریح صفحہ ہم

مِنْ غَيْرِهِ فَلَا يَكُونُ هُوَ هُوَ لَدَايَةِ

وَعِنْدَ هَذِهِ تَبَيُّهُ عَلَى سِرِّ عَظِيمٍ

وَهُوَ أَنَّ التَّهْدِيدَ الْوَارِدَ فِي الْقُرْآنِ

عَلَى الْقَائِلِينَ بِالْوَلَدِ وَالزَّوْجِ يَعُودُ

إِلَى هَذَا السَّرِّ وَهُوَ أَنَّ الْوَلَدَ هُوَ

مادے کی طرف محتاج ہوتا اور غیر سے متولد ہوتا اور ہم اسے گلا امیہ حال ہے تو اس کے لئے دلہ کا ہونا
جی حال ہے اور یہ جو ہم نے کہا ہے کہ غیر سے متولد ہوتا اور ہم اسے گلا امیہ سے عرفی معنی مارتوں میں بلکہ صرف بیزار ہے کہ غیر کو اس کے وجود میں نہیں ہونا اور ہم اسے گلا امیہ ہے۔

تھنسی خنہ و حال حال تکلف تکلف و ادنیٰ بعض ان ہذا الضابطہ نیست بکلیت بل اکثری بل الضوابط الساتت اکثری انک فانتوضی لروڈہ علی ہذہ الضابطہ نیست بعضی بل ان بعض من ہذہ الضابطہ ان اصل کن او کان الخ یو ان طاعت تک طاعت تک فائدہ ہی جیسا کہ ہوا بل اول اول و کان موعظا و غیر الاول فالاول و غیر الموعظا و الاول

Decorative separator with floral patterns.

بِطَرِيقِ الْمَرْفُوعِ وَالْمَنْفُوعِ
إِلَى هَذَا السَّرِّ بِإِطَاعَةِ
أَكْبَرُهُ مَعْرِفَتُهُ وَشَيْئًا سَوَاءً
كَانَ مَعْرِفًا وَنَكْرًا إِذَا
أَعْيَدَ مَعْرِفًا كَانِ النَّاسُ
عَيْنَ الْأَوَّلِ إِذَا جَعَلَ
نَكْرًا كَانِ النَّاسُ فِي غَيْرِ
الْأَوَّلِ أَوْرَدَ عَلَى يَدِهِ
الضَّالِّينَ طَبَقَ قَضَائِي بِمَكْرِهِ
فِي اسْتِغَارِهِمْ وَفَشَّ بَعْضَهُمْ
تَهْنِئَتِي خَنَهَ وَحَالِ حَالِ تَكَلُّفِ
تَكَلُّفِ وَادْنَى بَعْضِ أَنْ هَذَا
الضَّابِطَةُ لَا يَسْتَبِيلُ
أَكْثَرُ بِلِ الضَّابِطَةِ السَّاتَةِ
أَكْثَرُ بِلِ انْكَ فَانْ تَوْضِي لِرُودَةِ
عَلَى هَذِهِ الضَّابِطَةِ
يَسْتَبِيلُ بَعْضِي بِلِ
بَلِ انْ بَعْضِ مَنْ هَذِهِ الضَّابِطَةُ
انْ اَصْلُ كَنْ اَوْ كَانِ الْخِ يُو
انْ طَاعَتُ كَنْ طَاعَتُ كَنْ
فَائِدَةُ هِيَ جِيسَا كَنْ هُوَا بِلِ اَوَّلِ
وَا كَانِ مَوْعِظَا وَغَيْرِ اَوَّلِ
فَا لَوَّلِ وَغَيْرِ الْمَوْعِظَا وَ اَوَّلِ
بَلِ انْ بَعْضِ مَنْ هَذِهِ

وکنز التواریخ و ذوقه حبیب الجرب و جود و ذوقه امانه و بیادش نیست ای کمال که در این اوقات هم عهد جدید الحسن و المیلان

[illegible]

نہیں اور
 احتمال میں پہلا احتمال
 یہ ہے ثقبہ و ثقبہ
 صفی و م ولد ہونا
 اور اللہ تعالیٰ کا والد
 ہونا اس اصل اور
 اس قاعدے
 کی رو سے
 باطل ہے۔ عمر
 مشہور نے بیان کیا کہ
 والد کا جز مفصل سے
 حالانکہ ولد والد کا جز
 نہیں ہے بلکہ والد کا
 جز، والد کے جز کا
 جز ہے جو اب
 منہ عنہ

لَمَّا بَيَّنَّ أَنَّهُ غَيْرُ مُتَوَلِّدٍ عَنْ مِثْلِهِ
وَأَمَثَلِهِ عَيْنُ مُتَوَلِّدٍ عَنْ بَيْنِ أَنَّهُ
لَا يَكُونُ لَهُ كُفْوٌ أَحَدًا لَا يَسْرُلُهُ
فَالْيَسَاءُ فِي قُوَّةِ الْوَجْدِ وَتَحْتَمِلُ وَجْهَيْنِ
أَحَدُهُمَا أَنْ يَكُونَ مُسَاءً وَيَأْلَهُ فِي

کرتے تہ تیغات کا کاغذ نہیں اور اہل عرف ان کے اعتبار سے کہیں مفسرین سے خوف جزا سے بے جواب والد کے جزو کا

عظیم خان کا ان کا اطلاق
شفقتیہ میں شفقتیہ وح و ذکا فاعلم
اسمعیلیہ میں اثر و اثر و ایان
فکما اسمعیلیہ میں شفقتیہ فکما
الحادی الذی ہوا الامن لافوق
منہا امامی یابین الموعود

تقریباً نصف ذرا
عطا الودیعہ و سبب بنت خبیثہ
المراد من انہ علی الوجود و عدم
من ان کیوں علی الوجود و عدم
عطا الودیعہ و سبب بنت خبیثہ
المراد من انہ علی الوجود و عدم
من ان کیوں علی الوجود و عدم
عطا الودیعہ و سبب بنت خبیثہ
المراد من انہ علی الوجود و عدم
من ان کیوں علی الوجود و عدم

لَمَّا بَيَّنَّ أَنَّهُ غَيْرُ مُتَوَلِّدٍ عَنْ مُثْلِهِ
وَأَنَّ مُثْلَهُ غَيْرُ مُتَوَلِّدٍ عَنْهُ بَيَّنَّ أَنَّهُ
لَا يَكُونُ لَهُ كُفُوٌ أَحَدًا لَا يَسْرُكُ
فَمَا يَسَاوِيهِ فِي قُوَّةِ الوجودِ وَحَيْثُ
أَحَدُهُمَا أَنْ يَكُونَ مُسَاوِيًا لَهُ فِي

ترجمہ
الکبریا جازیبیہ
بیان کر چکا کہ وہ بی بی
سے متولد نہیں ہے اور
نہ اس کا مثل اس سے
متولد ہے تو یہ بیان
کیا لایکون کہ فوا احد
یعنی قوت وجود دینی
وجود کے قوی ہونے
میں کوئی اس میں
نہیں اور اس میں
احتمال میں پیدا ہونا
یہ ہے تقریباً
صفیہ و ہم ولد ہونا
اور اسے تخلی کا والد
ہونا اس اصل اور
اس کا عصب
کی رو سے
بعض ہے۔ عمر میں
مفسر نے بیان کیا کہ
والد کا جو منفصل ہے
حالانکہ ولد والد کا جو
نہیں ہے بلکہ ولد کا
جو والد کے جوہر کا
مفسر نے خوف
کے اعتبار سے کہہ دیا
اور اہل عرف ان
تہیقات کا کار نہیں
کرتے

و من الاعطال لعا دۃ ولا سبب
بیتنی علی طلاق کسم الولد والوداع
العرفت و سبب لایتنی علی ولد والوداع
انفسی کیوں ام ام علی العرف من غیر
و یصدق علی الواجب انب من الی شیخ
انہ والدہ و ہو ولدہ فالولد منہ بالتقریب
الانفیس یعنی غرض علی غیا علیہما اصلو
من لا شیاء
علیہما و ان کان طلاق اولد علیہما
التشبیہ الام علی سبیل تحقیق بل علی
الوالد علی الولد فبذلہ التشبیہ الام علی الولد
لان شفقۃ اللہ تعالیٰ علی کل صبی علی
کل جنس من اجزاء العالم نہ واد فرقت
الوالد علی الولد کیسٹ لایتنی من التقریب
الاجود و ایضاً ان قال انہا شفقۃ
منہا اما تری میں الموجد و یصدق
العلی الذی ہو الولد من العرف
فلما لا سبب بینہ و بینہ فکارک
لا سبب بینہ و بینہ فکارک
شفقۃ بین شفقۃ و مع ذلک فالعالم
شفقۃ بین شفقۃ و بینہ
علی ان اس کا ذہن و شفقۃ
علیہم فان کان اطلاق

الْوَجُوحُ فَذَلِكَ أَيْضًا يُبْطِلُهُ هَذَا

محتاج ہونے کی طرف

--	--

Digitized by Google
www.alkottob.com

حالانکہ کسی سے منقولہ ہو جائے گا
 نہیں ہے اور یہ حتمی ہے
 ثانی صورت کے اول
 سے بھی باطل ہے
 تیسری صورت کے اول
 حقیقت میں اس قدر
 کے برابر ہونا اور جو
 الوجود ہونے میں
 ۵۴

لَآ اِنَّهٗ جِنٌّ اَوْ يَكُوْنُ لَهُ جَنَسٌ وَفَصْلٌ
 وَيَكُوْنُ وَجُوْدُهُ مُتَوَلِّدٌ اِمَّا اِلَّا اَوْ جِ
 اَحْصَا اَصْلُ بَيْنَ جَنَسِهِ الَّذِي يَكُوْنُ
 كَالَاَمْرِ وَفَصْلُهُ الَّذِي يَكُوْنُ كَالَاَبِ
 نَكْتَهٗ غَيْرُ مُتَوَلِّدٍ وَّ اَيْضًا فَيُبْطِلُهُ اَوَّلُ

اور جو جنس سے حاصل
 اور متولد ہوگی حالانکہ
 باطل ہے جنس عام
 جنس کے لیے یہاں
 خاص اور فصل

لہٰذا یہ جین نہیں کہ جس فصل
 لہٰذا کان جو جنس اور جو جنس فصل
 ان کیوں فصل ان کی جنس فصل
 فیکون جنس فصل ۱۱ فصل ۱۲
 غیثہ لہٰذا کیوں کلام لہٰذا فصل ۱۳
 فیکون کلام ۱۴ فصل ۱۵
 لہٰذا کیوں کلام
 لہٰذا فصل ۱۶
 فیکون کلام کیوں فصل ۱۷
 جنس لہٰذا کلام اور فصل ۱۸
 کلام ۱۹ مولود
 ابو القاسم محمد عبد الرحمن
 سلمہ المستان

نسخہ
 ۴۲۲
 ۱۸۹۷

لفظ قوله السورة
ان مودارات قوله السورة
ان تضمن على وجوب لوجود
علم الاصل على ان شئ وان قوله
الصوميل على ان لفظا بوجه
التفسير ان الذي محضه وجوب
الوجود موديل على ان لا يتجزأ
ان الذي هو لفظ السورة دل على ان السورة
الوجود مودارات ان يكون واجب الوجود
ان الذي كانت مودارات ان يكون واجب الوجود
ان الذي كانت مودارات ان يكون واجب الوجود

السُّورَةُ فَإِنَّ كُلَّ مَا كَانَتْ مِهْمَتُهُ طَلَبَةً
مِّنَ الْجَنَسِ وَالْفَصْلِ لَمْ يَكُنْ هُوِيَّتُهُ
لِذَلِكَ لَكِنَّهُ هُوَ لَدَيْهَا خَاتِمَةٌ لِّهَذَا التَّفْسِيرِ
أَنْظُرْ إِلَى كَمَالِ حَقَائِقِ هَذِهِ السُّورَةِ
اسْتَأْرَاقَ لَا إِلَى هُوِيَّتِهِ

ان الذي كانت مودارات ان يكون واجب الوجود
ان الذي كانت مودارات ان يكون واجب الوجود
ان الذي كانت مودارات ان يكون واجب الوجود
ان الذي كانت مودارات ان يكون واجب الوجود
ان الذي كانت مودارات ان يكون واجب الوجود
ان الذي كانت مودارات ان يكون واجب الوجود
ان الذي كانت مودارات ان يكون واجب الوجود
ان الذي كانت مودارات ان يكون واجب الوجود
ان الذي كانت مودارات ان يكون واجب الوجود
ان الذي كانت مودارات ان يكون واجب الوجود

ان الذي كانت مودارات ان يكون واجب الوجود
ان الذي كانت مودارات ان يكون واجب الوجود
ان الذي كانت مودارات ان يكون واجب الوجود
ان الذي كانت مودارات ان يكون واجب الوجود
ان الذي كانت مودارات ان يكون واجب الوجود
ان الذي كانت مودارات ان يكون واجب الوجود
ان الذي كانت مودارات ان يكون واجب الوجود
ان الذي كانت مودارات ان يكون واجب الوجود
ان الذي كانت مودارات ان يكون واجب الوجود
ان الذي كانت مودارات ان يكون واجب الوجود

ان الذي كانت مودارات ان يكون واجب الوجود
ان الذي كانت مودارات ان يكون واجب الوجود
ان الذي كانت مودارات ان يكون واجب الوجود
ان الذي كانت مودارات ان يكون واجب الوجود
ان الذي كانت مودارات ان يكون واجب الوجود
ان الذي كانت مودارات ان يكون واجب الوجود
ان الذي كانت مودارات ان يكون واجب الوجود
ان الذي كانت مودارات ان يكون واجب الوجود
ان الذي كانت مودارات ان يكون واجب الوجود
ان الذي كانت مودارات ان يكون واجب الوجود

ان الذي كانت مودارات ان يكون واجب الوجود
ان الذي كانت مودارات ان يكون واجب الوجود
ان الذي كانت مودارات ان يكون واجب الوجود
ان الذي كانت مودارات ان يكون واجب الوجود
ان الذي كانت مودارات ان يكون واجب الوجود
ان الذي كانت مودارات ان يكون واجب الوجود
ان الذي كانت مودارات ان يكون واجب الوجود
ان الذي كانت مودارات ان يكون واجب الوجود
ان الذي كانت مودارات ان يكون واجب الوجود
ان الذي كانت مودارات ان يكون واجب الوجود

لا اسم لها في قول المحدثين
 لا اسم لها في قول المحدثين
 لا اسم لها في قول المحدثين
 لا اسم لها في قول المحدثين
 لا اسم لها في قول المحدثين
 لا اسم لها في قول المحدثين
 لا اسم لها في قول المحدثين
 لا اسم لها في قول المحدثين

الْحُضَّةُ الَّتِي لَا اسْمَ لَهَا إِلَّا أَنَّهُ هُوَ حُضَّ
 عَقْبَهُ بِذِكْرِ الْإِلَهِيَّةِ الَّتِي أَقْرَبُ
 اللّٰوَارِ مِلَّتِكَ الْحَقِيقَةِ وَأَشَدُّهَا
 تَعْرِيفًا كَمَا بَيَّنَّاهُ ثُمَّ عَقْبَهُ بِذِكْرِ
 الْإِلَهِيَّةِ لِغَايَةِ تَبَيُّنِ الْأَوَّلِيِّ لَا يُقَالُ

زیادہ قریب اور تعریف
 میں سب سے زیادہ
 تشدید اور قوی ہے
 جیسا کہ ہم اس بیان
 کر چکے ہیں اس کے بعد
 پھر دو مقاموں کے
 لئے احصیت کا ذکر
 کیا پہلا قانع
 ہے کہ یہ کیا جا
 تشبیح مقصود ہے
 ہے کہ لفظ ہوتے
 ہوتے اور ذات
 کی طرف اشارہ ہے
 اور اس کے بعد لفظ اسم
 کو اس ہوتے کے
 تشبیح اور توضیح کے
 لئے ذکر کیا گیا ہے کہ لفظ
 اسم کے معنی یعنی ہوتے
 اور لفظ ہوتے کے معنی
 اسم کے زیادہ قریب ہے
 تشبیح میں ہے

الہی ہی اقرب ہوتا ہے
 لا تعقبن مراد انہیں
 صفات بتیثیل انما
 صفات بلیغہ وضاحت
 داخل تہا لفظ کا
 وجوب وجود و ہستی
 کو نہ سبب الکل الالہ
 موضوع مجموع ہوتے
 الوجود والہیۃ الکل
 ان الہیۃ اقرب ہوتے
 ہوتے ہوتے کا حاصل
 عرفا ہوتے لفظ اسم
 الدال علی الہیۃ
 مولود

ابو القاسم
 عبد الرحمن
 النان

لحدود

فان الآية جات في

لان مرادنا مجموع وجوب

الوجود وكونه مفيداً للكل

ومعنا ما اريد للكل

ان وجوب الوجود وانما هو

الاستغناء عن الكل فظهر

اقال من انهما جات

عن استغناء عن الكل فظهر

اور ايسر كوا حريت

كيكونا ايسر كل

سرسني اور سني

موسنا اور سني

لكن سني اور سني

اي سني اور سني

لكن سني اور سني

لكن سني اور سني

الْإِلَهِيَّةَ عَلَى الْإِلَهِيَّةِ فَإِنَّ الْإِلَهِيَّةَ

عِبَارَةٌ عَنِ اسْتِغْنَائِهِ عَنِ الْكُلِّ

وَاحْتِياجِ الْكُلِّ إِلَيْهِ وَمَا كَانَ كَذَلِكَ

كَانَ وَاحِدًا مُطْلَقًا وَالْإِلَهِيَّةُ مُحْتَاجًا

إِلَى أَجْزَائِهِ فَإِنَّ الْإِلَهِيَّةَ مِنْ حَيْثُ

لكن سني اور سني

لكن سني اور سني

لكن سني اور سني

لكن سني اور سني

اور ايسر كوا حريت

كيكونا ايسر كل

سرسني اور سني

موسنا اور سني

لكن سني اور سني

اي سني اور سني

لكن سني اور سني

لكن سني اور سني

اور ايسر كوا حريت

كيكونا ايسر كل

سرسني اور سني

موسنا اور سني

لكن سني اور سني

اي سني اور سني

لكن سني اور سني

لكن سني اور سني

من قوله السابق فان الآية جات في

عبد الرحمن

لَقَوْلِهِ وَالْوَقْتُ
لَا يَقْتَضِي إِلَّا الْآخِرَ

مفتی محمد امین خان صاحب

والوحد متقضا
ومعلومه وثبت

بين من البطال
الانكسار من بين

فی الاقتصار والیقظی

المقتضى مقتضى

مقتضى مقتضى

سیرقاوا انجیست
الاسیہ مقتضیہ والو

والا تسمى بقضائه

وہیت کو چاہی
جے اور وہ

سبب اور وحدت

چاپی اور الکترونیک

جہانگیر احمد شاہ

بیت کجی

الوجوب کے سوا

ت
ت
ت

المفتي المحامي
يشتا لوقه بيقض

عن علي بن الحسين

هِيَ تَقْضِي الْوَحْدَةَ وَالْوَحْدَةُ
لَا تَقْضِي الْإِلَهِيَّةَ ثُمَّ عَقِبَ ذَلِكَ
بِقَوْلِهِ اللَّهُ الصَّمَدُ دَلَّ عَلَى تَحْقِيقِ مَعْنَى
الْإِلَهِيَّةِ بِالصَّمَدِيَّةِ الَّتِي مَعْنَاهَا وَجُودٌ
الْوَجُودِ وَالْمُبْدِئِيَّةِ لَوُجُودِ كُلِّ مَا

اور واجب
وجود کے سوا کل موجودات
کے وجود کی علت ہونا
ہیں گے ساتھ آہستہ
کے معنی کی تحقیق کی طرف
ترتیب سے پہنچ
چاہت کی
یہ کہ تپ سے ہوتی
کی طرف نشان کیا اور
یعنی ہوتی کی
۵۹
تقریباً اور آہستہ
ساتھ کی
تقریب صدمہ کی
صدمہ کے
وہ چیز کہ میں ایک
اور کی کی طرف متوجہ
ایک کی علت
ایک کی علت

تفسير بهمانی بمالاجوف
والحیج

البركة للصالحين

باب وجود کو نہ مبداء

سید المنان

القاسم محمد بن

حسن
برکات

فلا يمكن ان يكون الصمد

مؤيد لكل الحق اليه

باب وجوب دفعه بالنفس

والمتحج
الذي هو ملاجوف
الأخر

البركة للصالحين

باب وجود کو نہ مبداء

[illegible]

[illegible][illegible]

فَبَيِّنْهُ لِي وَيُفَسِّرْهُ وَلَوْ أَنِّي مِثْلُ نَجْمٍ

حَقِيقَتِهِ وَأَنَّهُ غَيْرُ كَيْفَ صَدَقَ مِنْ

قوله لم يلد الى قوله كفوا احد في بيان

اللَّهُ لَيْسَ لَهُ مَا يَشَاءُ فِي نَوْحِهِ وَلَا فِي

چُنسِه اَلا بَاز تَکُون مُتَوَلِّدًا مِمنْهُ وَلَا

عزف میں چمکے اور دل کے اطلاق اور نچا
اور دل کے اطلاق اور نچا
بہار ہے خواہ وہ سبب
تو جو لفظ کا لفظ نہیں کے
پہ مین ہی عرفی سے عام جا نہیں
(تفسیر صوفیہ) میں
کچھ

فمن غافى الايام عن حق الناس
الذوات ثبتت اركان كرم
الواجب بالذات فتا جان فرب
فلا يكون ان يكون اكرم
بالذات الا الواجب بالذات
واما الطريق الى غور من الغور
الثالث فهو ان اجترع خفايا
لكل من كل شاف لا واجب

تقریباً ۱۲۰۰ سال

لواء حقیقتیان

الحمد لله الذي جعل من لونا من حقيقته
الذي لا يخرج من لونا من حقيقته

فان فلوكان كلفوا
خبرنا ان يكون محتاجا وان
لا يكون محتاجا

مکتبہ اعلیٰ اسلامیہ

من الجواهر
خبره والواجب

ترجمہ
اسطیج کہ اللہ تعالیٰ
میں سے متولد ہوا ہو
ہو اور نہ اسطیج کہ وہ وجود
ہو اللہ تعالیٰ کے
موجود ہوا ہو

لذتِ عالمی کی پوری فہم
دات کی پوری فہم
کامیاب تمام کی تحصیل ہے
علمی غرضِ علمی
دورِ علمی

حقیقتہ ان تقدم علی ما
تقدم ان تقدم علی ما
ما علی ما

بَانَ يَكُونُ هُوَ مَوْلِدًا مِنْهُ وَلِإِن يَكُونُ

مُؤَايَا اللَّهِ فِي الْوُجُوهِ بِهَذَا الْمَبْلَغِ يُحْصَلُ

تَمَامُ مَعْرِفَةِ ذَاتِهِ وَلَمَّا كَانَ الْغَرَضُ

لَا قُصْرَ مِنْ طَلِبِ الْعُلَمَاءِ بِأَسِيرِ هَامِيقَةٍ

بِإِذْنِ اللَّهِ تَعَالَى وَصِفَاتِهِ كَيْفِيَّةٌ صَدُورُ

من لوازم
للواجب جازم ان يكون متنفذا
فكون الخبر على طلب

مقدم علیہ
شیر علیہ
الغرض الخ ویدیم

الحق في الامور
قول الامم الزاوي
التفسير الكبير

المقصود الاشارة
الى ان القرآن يحل الخمر

مستوفى ذات الله ومستوفى صفاته

مكتبة علي معرفة الذات فطحت
بذرة لبون مبادلة انطلاقة

مردمان مختلف الناس فی زمین

کی صفات کی معرفت اور
کے افعال کے حدود

اور اس منہی کے غبار سے
کی تصویر کی

تخصیص عیسیٰ در ۶: ۷

عیسیٰ اور یحییٰ اور ابراہیم اور اسماعیل کا

کے لیے والد کی مشق

میں نے اللہ کی شفقت پر ایک

قصید لیل القرآن بشکلی علی
اصلاح کلک

اطلاق ہو سکتا ہے
ظاہر نہیں ہے بلکہ
میں نے اس پر غور کیا ہے
سے بھی کہ اس کا اطلاق کرنا
بہر تقدیر تشریح کے طریق
سے ضرور ارشاد اور قوی ہے
خود عالم والدی شخص

والصراط المستقيم والآخره ومشتا
القرآن المبين ثلثه معروفه والآخره
وقال الخواص في الجواهر ص ١٠٠
صفحات فكانت ثلثا بنده الا ان
وضعت وسون

Digitized by Google
www.alkottob

[illegible]

۶۴

فرمان کی تہائی کے برابر
کی گئی ہے اس کو
کے یقین اس امر میں چتر
میں واقف ہوا میں اس قدر
اتھراس سورت کی
غلیظ و حکمتوں اور
مصطفیٰ سے خود
واقف ہو گیا تھا
۶۵

صحیح بخاری میں
ابو سعید خدری نے عرض کیا
کہ ایک شخص کو مل جو ہم
دوسرے شخص سے بنا صحیح
بار بار پڑھتے رہا۔
پھر نبی رسول الصلعم
کے پاس آیا اور یہ کہ کیا اور
وہ شخص اس سورت کو
قلیل سمجھا تھا۔

عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہما
ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا
کہ اگر تم میری بات نہ مانو
اور میری بات نہ مانو
میرا حال یہ ہے

[illegible]

ایمان اور اشارے کے
سوریت میں تعریض اور
مکتبہ سے وہ سیاسی
کی بحث ہے جو کہ عقول
ہے اور اللہ تعالیٰ کی قدرت
کینیت کی معرفت
توجہ

فَعَالَيْهِ عِنْدُ هَذِهِ السُّورَةِ دَالَةٌ عَلَى سَبِيلِ
لِتَعْرِضُوا الْإِيمَانِ عَلَى جَمِيعِ مَا يَتَعَلَّقُ مِنْ
لِتَحْتَعِزْ ذَاتُ اللَّهِ تَعَالَى لِاجْرَمَ جَعَلَ
هَذِهِ السُّورَةُ مُعَادِلَةً لِثَلَاثِ الْقُرْآنِ قَدْ قُتِبَتْ
عَلَيْهِ مِنْ أَسْرِ السُّورَةِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِغَايَاتِهَا

ارشاد فرمایا کہ تم میرے
 پیروں کی جگہ پر بیٹھو
 قرآن کے بار بار پڑھو

ابو عبد الله عن ابی جریه قال قال رسول الله صلی الله علیه و آله
فانی سافر علیکم فی شهر من شعبه فمضت

لے قولہ ذلک

من لوازم خبریہ ای فتن

اظہار بالوزن ۱۲

قولہ ہو قضاء قال علی

القاری فی شرح الفقہ الاکبر

تحت قول الامام اجماعاً

رحمہ اللہ تعالیٰ و مقتضاً

والقدر والمراد بالاصح ما حکم

والاجمالی بان لا یخص فیہ ولا یشی

ان فی ما قال علی القاری تبیناً

اور بذات واجب اور جو

بے اور یہ (یعنی لزوم جو)

کے ساتھ عدم کی تائید کی

کاشی کرنا اس خبر

مطلق کے لوازم میں

بے جو اس کی ذات میں

مقدول کے اعتبار

اور لحاظ سے بے جو

موجودات اس سے صاف

وَأَجِبُ الْجُودَ لِذَاتِهِ وَذَلِكَ مِنْ لَوَازِمِ

خَبَرِيَّتِهِ الْمُطْلَقَةِ فِي هَيْئَةِ بِالْقَصْدِ

الْأَوَّلِ فَأَوَّلُ الْمَوْجُودَاتِ الصَّادِرَةِ

عَنْهُ هُوَ قَضَاءٌ وَلَيْسَ فِيهِ شَرٌّ إِلَّا

شَرٌّ لِرَازِمَةِ عَنْهُ وَتَقْوُ قَضَائِهِ

تقضا کا جاری ہونا اور

سبب مقدم اور اول پہ

جو شرود موجودات کو لازم

میں اس کے سوا قضائیں

اور کوئی شر نہیں ہے

تشریح جو غیر مطلق

۶۶ اور فی بعض کہ

اسد تعالیٰ کی ذات

میں قضاء کے

موجودات اس سے صاف

تقضا کا جاری ہونا اور

سبب مقدم اور اول پہ

جو شرود موجودات کو لازم

میں اس کے سوا قضائیں

اور کوئی شر نہیں ہے

تشریح جو غیر مطلق

۶۶ اور فی بعض کہ

اسد تعالیٰ کی ذات

میں قضاء کے

اول الموجودات الصادرة عن

قضاء و تقو قضاء عن

تقو و تقو قضاء عن

تقو و تقو قضاء عن

تقو و تقو قضاء عن

تقو و تقو قضاء عن

تقو و تقو قضاء عن

تقو و تقو قضاء عن

تقو و تقو قضاء عن

تقو و تقو قضاء عن

صادق ہے اس سے

اور قدر ان سبب سے

چاہئے قضا کے

من القول ۱۱

سوالنا ابو القاسم

محمد عبد الرحمن

الاولی نفوذ اقتضا الذی یجوز
 اقتضا بین نفوذ و مقتضی
 خلقه قال شیخ ابو نصر فارابی
 ابن طوقان ابو یزید کیون ان
 یصل من الاعمال من غیر
 استناد الی الاسباب الخاویہ
 تستند الی الاسباب الخاویہ

الاجسام و کما انما
 لا یشتاق الی الله الا فی
 ان العلم الکائنات علی تعین علم الارواح الخ
 علی ما قال الامام الخلیف الاول و عالم الارواح
 جلیت من غیبه عن البشر و الآفات
 الالهیة و هو عالم
 فی الشرح لاجل الاغنیة فیما سألنا عن عالم الارواح
 و کما انما یقال ان خلق الارواح الخ
 لا یقدر العقل ان یفهم الخ
 الا انما یقال ان الارواح الخ
 خلق علیما و کما انما یقال ان الارواح الخ
 من الشرح و الاغنیة فی عالم الارواح الخ
 الالهیة و کما انما یقال ان الارواح الخ
 خلق علیما و کما انما یقال ان الارواح الخ

و جمیع
 فضا لا جانی و کما انما
 او خلقه قال شیخ ابو نصر فارابی
 جلیت من غیبه عن البشر و الآفات
 الالهیة و هو عالم
 فی الشرح لاجل الاغنیة فیما سألنا عن عالم الارواح
 و کما انما یقال ان خلق الارواح الخ
 لا یقدر العقل ان یفهم الخ
 الا انما یقال ان الارواح الخ
 خلق علیما و کما انما یقال ان الارواح الخ
 من الشرح و الاغنیة فی عالم الارواح الخ
 الالهیة و کما انما یقال ان الارواح الخ
 خلق علیما و کما انما یقال ان الارواح الخ

وَهُوَ السَّبَبُ الْأَوَّلُ فِي مَعْلُومَاتِهِ
 وَهُوَ قَدَرُهُ وَهُوَ خَلْقُهُ فَلِذَلِكَ قَالَ
 مِنْ بَشَرٍ مَا خَلَقَ جَعَلَ الشَّرَّ فِي نَاحِيَةِ
 الْخَلْقِ وَالتَّقْدِيرُ فَإِنَّ ذَلِكَ الشَّرَّ لَا يَنْشَأُ
 إِلَّا مِنَ الْأَجْسَامِ ذَوَاتِ التَّقْدِيرِ وَأَيْضًا

و جمیع
 فضا لا جانی و کما انما
 او خلقه قال شیخ ابو نصر فارابی
 جلیت من غیبه عن البشر و الآفات
 الالهیة و هو عالم
 فی الشرح لاجل الاغنیة فیما سألنا عن عالم الارواح
 و کما انما یقال ان خلق الارواح الخ
 لا یقدر العقل ان یفهم الخ
 الا انما یقال ان الارواح الخ
 خلق علیما و کما انما یقال ان الارواح الخ
 من الشرح و الاغنیة فی عالم الارواح الخ
 الالهیة و کما انما یقال ان الارواح الخ
 خلق علیما و کما انما یقال ان الارواح الخ

الاجسام و کما انما
 لا یشتاق الی الله الا فی
 ان العلم الکائنات علی تعین علم الارواح الخ
 علی ما قال الامام الخلیف الاول و عالم الارواح
 جلیت من غیبه عن البشر و الآفات
 الالهیة و هو عالم
 فی الشرح لاجل الاغنیة فیما سألنا عن عالم الارواح
 و کما انما یقال ان خلق الارواح الخ
 لا یقدر العقل ان یفهم الخ
 الا انما یقال ان الارواح الخ
 خلق علیما و کما انما یقال ان الارواح الخ
 من الشرح و الاغنیة فی عالم الارواح الخ
 الالهیة و کما انما یقال ان الارواح الخ
 خلق علیما و کما انما یقال ان الارواح الخ

منه
 ۲۰
 (۱۵۹)
 ۱۵۹

لہذا

فلما كانت الخصال الحکام ان الاجرام
من القدر لا من القضاء والقدر مستقیم بشر
قد حصل الشرع اخلق المذوقی وعل
قوا القدر مستقیم الشیطان للمادة لا تحصل
الذاتی القدر معلوم ان الشرع لم یخلق
قدوم ان الشرع لا فی القدر ۱۱
قوله قدم الانطلاق فی غیره
قدم الانطلاق علی
الاستثنائی
ان قدم قبله برب انطلق فی غیره
علی قوله برب ان خلق السموات الارض
لما ان الانطلاق ان ذی هو جات عن
افاضه او علی لما بیل الکنهه
علی ان جمده اثر الا کما و الافاضه اثر
یا من عمار اثره و یبغی ۱۱

اس سبب سے مقدم کیا
تھیگا۔ انطلاق کا دیگر
خلق میں شر کا وجود
ہے۔ اللہ سبحانہ کی
کا وجود قدری میں ہوتا
تھا۔ ہے۔ کیونکہ مادہ
سے۔ اور شر قدری
قدر سے ہے نہ قضاء
ہو تاکہ اجسام کی ابتدا

فَلَمَّا كَانَتْ الْأَجْسَامُ يُدَّتْ مِنْ قُدْرِهِ

لَمْ يَنْقُضْهَا وَهُوَ مُسْتَتَبِعُ الشَّرِّ

مِنْ حَيْثُ أَنَّ الْمَادَّةَ لَا تَحْصُلُ إِلَّا

هُنَاكَ لَا جَرَمَ حَصَلَ الشَّرُّ فَمَا خَلَقَ اللَّهُ

سُبْحَانَ قَدَرِ الْإِنْفَاقِ مِنْ حَيْثُ

تشریح
اعتراف خلق کا
ذکر نہ مانگنے والے
یعنی انسان سے پہلے
کیوں کیا یعنی ایک کتب
ہے کہ اس
۶۸
پہلی سورت میں
خود رب انفاق کہا
اور اس سے پہلی سورت
میں خود رب التائب

قوله وهو فاضل نور

الوجودية النفسية بحسب لفظ الجبر

بفتح الجيم لان الانفعال انفعال

والانفعال فعل الانفعال يكون

فخلافه بين التاويل لما بان

مخالف الاصل ان الانفعال

تقبل الانفاضة يعني ان الانفعال

تقبل لما بان ان الانفعال

نور الوجود وعليها لما بان الانفعال

نور الوجود وعليها لما بان الانفعال

نور الوجود وعليها لما بان الانفعال

نور الوجود وعليها لما بان الانفعال

نور الوجود وعليها لما بان الانفعال

نور الوجود وعليها لما بان الانفعال

ترجم

انفعال بنام

والسبب من جاور

انفعال من جاور

انفعال من جاور

انفعال من جاور

انفعال من جاور

انفعال من جاور

انفعال من جاور

انفعال من جاور

انفعال من جاور

انفعال من جاور

انفعال من جاور

انفعال من جاور

اِنَّ الْاِنْفَاقَ وَهُوَ اَفَاضَةٌ نُورِ الْوُجُودِ
عَلَى الْمَصْنُوعِ الْمُمَكِّنِ سَابِقٍ مِنَ الْمُسْتَعِيدِ
وَتَحْتَ ذَلِكَ تَبَيُّهَاتٌ عَظِيمَةٌ جَلِيلَةٌ
يُمْكِنُ لِلْمُسَائِلِ الْقُوفُ عَلَيْهَا مِنْ غَيْرِ
تَصَرُّحٍ وَمِنْ شَرِّ غَايَةِ اِذَا وَقَبْ

49

كلام من معلوم

كلام من معلوم

كلام من معلوم

كلام من معلوم

كلام من معلوم

كلام من معلوم

كلام من معلوم

كلام من معلوم

كلام من معلوم

كلام من معلوم

كلام من معلوم

كلام من معلوم

كلام من معلوم

كلام من معلوم

الوجودات الالهيات

العام لفيض افاض

يقبل القابل فاعل

الحق بعبان

انما كشي

الفرق والتقدير

والمعنى الذي

هو الحكم الذي

باعتبار ان

هو الحكم الذي

باعتبار ان

هو الحكم الذي

باعتبار ان

هو الحكم الذي

[illegible]

الحكم المقتضى
مقرر

المقدم على البرية
الى ان يؤول

ما قال المفسر المحقق
من الناس لكن

مشارع غنی ایقول
بق ان الافلاق

الاشياء كما انتم متا
الانفعال وضع

قبوله والا نفعال
ترغن لغض كذا

پران دیو، دانا دیو

بعد الفضل
صفحة ۱۹

4.

الْمُسْتَعِيدُ هُوَ النَّفْسُ الْخَرِئَةُ لِذِي الشَّارِ
 الْخَرِئَةُ مِنَ الشَّرِّ الْإِزْمَاتُ فِي
 الْأَشْيَاءِ ذَوَاتِ التَّقْدِيرِ الْوَاقِعَةُ صُفْحُ
 الْقَدَرِ ثُمَّ إِنَّ أَعْظَمَ تِلْكَ الْأُمُورِ تَأْثِيرًا فِي
 الْأَضْرَارِ جَوْهُرُ النَّفْسِ النَّاطِقَةِ الْأَشْيَاءِ

البدين التي هي منسوبة الى شير
 القوقا كحيوانية والى شير القوقا
 الديبانية من غير علم كحيوانية
 اوله واول من من خلقه وخصص
 ثمانية احوال من خلقه شير
 الى القوقا كحيوانية واول
 من خلقه

الحمد لله الذي هدانا لهذا
ما كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله

میرزا محمد علی خان

مجلس خضر شاد و
نجمیہ

القوانين الجديدة

الاعلى و ذوالجبال

بجای البدن
تقدیر غرض علی

من لم يطف
القطرة الا ان

انتصر وفتح

بجاءه
مفضل ولا

ہماری دعا ہے کہ ان کے ساتھ بدین
ہیں داخل ہیں یا

جی خوبن میں
اتھو

اعتقاد ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیشانی علیہ السلام
وہابی کی کتاب
اس بیان کے

پیش رو

بسم الله الرحمن الرحيم

از خیر استقامت و اندام

والتأشيف

الدَّخِلَةُ مَعَهَا فِي هَذِهِ الْبَيْتِ وَالَّتِي تَكُونُ
الَّتِي هَامِرُ جِهٍ وَبِالْهَامِرُ جِهٍ
مِنْ جِهٍ كُلِّهَا هِيَ الْقَوْمُ الْجَوَانِيَّةُ وَالْقَوْمُ
الْمَبَانِيَّةُ أَمَّا الْقَوْمُ الْجَوَانِيَّةُ فَهُوَ ظِلَّةٌ عَاقِلَةٌ
مُسَدَّدَةٌ وَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّ الْمَادَّةَ مَعَ الظِّلَّةِ

[illegible][illegible]

کتابتیں

اشان

تلبیس و خفہ
النظر والاشفاق

بنانی قوتوں
کی طرف سے
ضلعی سطح پر
ضلعی سطح پر

کیا اور پھر جوان
ش اور بدن
اضحت و نقص و لای
الامران قوۃ

ای تمام شد تبسوا و ملک میں ان

من لاقى الله في يومه

فانظر الى ان

والله اعلم بالصواب

[illegible]

مقدم علی استیضاه الناس کن
الی ان یثول
قال المفسر الحق ان الانفلاق
من اخرج بقول الانفلاق
الايا کما انه متاخر عن الفعل کذا
بقوله الانفلاق ثم ان وجو
ظہر ان ابو دنا هو بعد الفصل
فی صفحہ ۶۹ و

پھر ہر ایک کی تفسیر میں جو چیزیں ملے ہیں ان چیزوں کی فہم کو
تقدیر جنہوں کے اندر نہیں پڑا ہے اس کا نام ہے خودی

انسان کا نفس امارت سے

المستعبد هو النفس الجرمية للإنسان
النجس من الشرور اللازمة في
الاشياء ذات التقدير الواقعة في صقع
القدم ثم ان اعظم تلط الامور تأثيرا في
الاضرار يجوهر النفس بطاقة الاشياء

یہی پناہ مانگتے والے ہیں
فرض اسانی ہے مخلوق
کی کل برائیوں سے
پناہ مانگتے ہو اور
برائیوں کی دوشیں
میں ایک

میں اس کے لیے شرافت کی کیا فکر
خداوند کی رحمت سے ہوا تو یہاں
مرا رہیں اور شرف و فاقہ
قوتوں کی برائیاں اور
من شر ان مآفات فی
القدس دقتی صوفی
ایمیں دیجی

الربيع التي هي في مقصد الى شتو
القدوة كما يروى في رواية والى شتو والقدوة
الذي ياتي في اخر من غير ان يحتمل كما ياتي في
اول القدوة والى شتو والقدوة
التي في القدوة كما يروى في رواية
التي في القدوة كما يروى في رواية

حضرت

الاشفا

مضربین * * * * *
 اشان کیا کہ یہ نہایت
 کوراس سبب سے
 بنائی قوتوں اور بدن
 کیا اور پھر حور

مراد الخليفة على اسم ميرزا محمد قاسم

[illegible]

ہے اور جو شرور آؤں اور
الہ تعالیٰ کا قول باقی
ہے اور میں عام چیز
نہی مضر چیزوں سے عام
اس چیز کا ذکر کیا جو بہت
ناظر اور روح کے بعد
اور پاک ہے اور نفس
روح کی ذات ہی متقدس
اور نفس ناظر اور
موجود

ہے اور جو مشرور آؤر
ایمان کہ وقب غاسق
اللہ تعالیٰ کا
حاصل ہوتی ہیں انکو
اللہ تعالیٰ کا قول
ماضی اس طرح
شامل ہے
جس طرح عام
خاص کو
شامل ہوتا ہے
۴۷
تو یہ بھی
کے قریب
جس میں
اس میں
کہ جس کے
اس میں
جس میں

على تلك اللطافة اضطرية اللطافة لكي يتبين
 ثم وثق ثم اذ حصلت من تلك الكلمات
 حصلت زادت تلك اللطافة لكي يتبين
 واذا ثبت عن طلب تلك الكلمات وطلب
 اضدادها فاما بالاجاب على تلك اللطافة
 فزوالها وطلب
 الاضداد حجاب كسر
 ثم ثم ان تكون تلك اللطافة
 محجوبة بالكلية ١٢ حاشية
 قوله الذي ذلك الذي وبنايس انها
 طاعت في جبرها فغير لطيفة ١٣
 قوله عيسى عتب جبر النفس المذكور في
 قوله اعوذ ١٤
 قوله لا موتا في الاضداد
 النفس لاختلاف الاضداد

قوله تعالى اعوذ بالله
من غيظكم تلك الامور التي في الاخر
الانفس للسلطة بالكرام

دَخَلَ فِي صُورَةِ النَّفْسِ مُظْلَةً لَاجِرَةً
 حَزَنَ ذِكْرُهَا الْيَتَقَرُّ النَّفْسُ مَهْمَةً كَوْنُهَا
 مِنْ أَعْظَمِ السَّرَائِلِ فِي عِظَمِ اجْتِنَابِهَا
 وَيَتَّقُو ضَرَارَةَ الْخَطَا طَوْلُهُ تَعَالَى وَمَنْ
 شَرَّ النَّفَاثَاتِ فِي الْعُقَدِ إِشَارَةُ إِلَى الْقُوَّةِ

ترجمہ: نفس ناخلاقہ اور
 راجح میں جو فضائل جوانی
 قوتوں کے سبب سے
 ثابت اور قائم اور اس
 اور نفس ہو جاتے ہیں
 اور اس کی تار پکڑ میں پایداری
 راجح سے بہتر اور اس
 راجح سے بہتر اور اس
 راجح سے بہتر اور اس

ہو کہ نفس ناخلاقہ کو یہاں
 جو تحقیق ہو جائے
 کہ یہ فضائل نہایت
 پیچیدہ اور بے انتہا ہوتے ہیں اور
 کے باعث ہیں اور
 تحقیق کے بعد ان کے
 بہت پر ہرگز
 پہنچانے والے ہرگز
 یعنی حیوانی قوتوں سے
 سخت قوی اجتناب
 اس کے قول حضرت باری
 من شَرِّ النَّفَاثَاتِ فِي الْعُقَدِ
 نبائی قوت کی طرف اشارہ
 ہے بقیہ کی طرف اشارہ
 ۳۰۰ وہ بھی جاتی
 ۳۰۰ وہ بھی جاتی

۳۰۰ وہ بھی جاتی
 ۳۰۰ وہ بھی جاتی
 ۳۰۰ وہ بھی جاتی
 ۳۰۰ وہ بھی جاتی
 ۳۰۰ وہ بھی جاتی
 ۳۰۰ وہ بھی جاتی
 ۳۰۰ وہ بھی جاتی
 ۳۰۰ وہ بھی جاتی
 ۳۰۰ وہ بھی جاتی
 ۳۰۰ وہ بھی جاتی

۱۰۰ وہ بھی جاتی
 ۱۰۰ وہ بھی جاتی
 ۱۰۰ وہ بھی جاتی
 ۱۰۰ وہ بھی جاتی
 ۱۰۰ وہ بھی جاتی
 ۱۰۰ وہ بھی جاتی
 ۱۰۰ وہ بھی جاتی
 ۱۰۰ وہ بھی جاتی
 ۱۰۰ وہ بھی جاتی
 ۱۰۰ وہ بھی جاتی

ان صفات اشارت الی القوی
 البایة من قبل الاستقار
 لان القوی البایة پیشہ
 بانقضاء وجہ شبہ کہ ہاں وجہ
 للزیادۃ فی اہجات الثالث
 ان صفات و الصفات وجہ ثلث

اور چونکہ بدن کی تہریر
 اور نشو و نما نہائی قوت
 کی توفیق اور پھر بدن
 اور بدن عناصر کے
 سے مرکب ہو اس وقت
 عناصر اپنے اپنے جہز اور
 مکان کی طرف منتقل
 اور ہر جہز ہر جہز
 کے لئے ہر جہز کے لئے
 لیکن اسے اپنی قدرت
 کامل سے نکونہ اس طرح
 ترکیب دیتی ہے اور ایک
 کو دوسرے کے ساتھ
 ایسا بطور ہے کہ ان
 مختلف چیزوں اتفاق
 اور اجتماع سے

النَّبَاتِيَّةُ فَازَ الْقُوَّةُ النَّبَاتِيَّةُ مُوَكَّلَةٌ
 لِتَدِيرِ الْبَدَنَ وَنَشِئَةَ نَمُوهِ الْبَدَنِ
 عَقْدَ حَصَلَتِ مِنْ عَقْدٍ بَيْنَ الْعَنَاصِرِ
 الْمُخْتَلِطَةِ مُتَنَازِعَةً إِلَى الْإِنْعِكَاسِ
 نَكْرٍ مِنْ شَيْءٍ بَعْضُهُمْ كَامِنْ بَعْضٍ

۷۶
 تشبیح حاصل ہے
 ہے کہ صفات سے مراد
 باقی قوتیں اور عقد سے
 مراد بدن کے صفات
 کا اطلاق بنائی قوتوں
 پر استعارہ سے کہ طریق
 سے ہے۔ استعارہ ہے
 کہ جس کے اطلاق
 کرنے کو کہتے ہیں جس
 چیز کو کہتے ہیں
 اور جس چیز کے ساتھ
 تشبیہ کی جاتی ہے
 میں کہیں

اہجات الثالث کما شبہ بالزرق المنفوخ
 کہ کہل القوی البایة وجہ الزیادۃ فی
 اہجات الثالث فالعرض ان ہذا الاطلاق
 اطلاق اسم الشبہ علی الشبہ و یقول
 المفسر ناقل الامام الرازی فی الکبیر ناقل
 عن بعض العارفين
 من قولہ ان القبا
 فالقوة الخازیة النبایة ہی التي تنبئ
 فی أطوار العرض بعق سائرہ
 القوة النبایة کما نبأ ثلث فی العقد
 ۱۲۷ قولہ ان القوة
 ۱۲۸ ثلثہ ہی
 النبایة من بالقول الی قولہ البایة
 المقدار انہ ما کان فی ثبوت اہجات
 فی صغیر بیان وجہ تشبیہ ۱۲۹
 قولہ من عقدای من عقد ما قد
 ہو اور اہجات ثلث ازادی عقد
 بین الاشیا رجبون اخلا عقد
 بنجوت العف ما عقد بین
 الاشیا الاخری البقیہ
 من صفحہ ۷۷

بین الاشیا الاخری و
 انکس من القود العاق کتفیه الانشا
 واجل الاغنیة العبارة **قوله**
 متنازعة الى الامکان الى متعلقة بتناز
 باعتبار تضمن معنى التنازع وشرع
 ای تنازعنا عقد وشرطه
 الامکان والارض
 الى احياء الطبيعة
 طرية متعلقة بهذه
قوله فالنفاثات هی القوابل
 یعنی اطلاق النفاثات علی القوة النباتية
 ووجه الاستحسان **قوله**
 فان النفاثات بیان الوجه شبهة فخصه
 النفاثات هی هو النفاث موجب لازيد
 شئ فی غیرها هی ای طوله وعرضه ووجه
 تمام وجهه لازيد

مجلس نواب

الحقوله وليس يكن ان يكون
 ان الغرض من هذا القول ان انقادات
 والقوى الذاتية تفسر كان في وجه
 الشايفه الذي ذكرنا من الجواب لا زيادة
 فيه بجهات الشك والاختلاف والاول
 في غير ما كان شيئا من الصناعات الا
 يوجب الازدياد في جانب
 الادوية والاشياء خاص
 من جانب اخفها كانت القوي
 انشايفه مشابهة بانقادات غايه الشايفه
 حسن علق اسم انقادات طبيا
 مولانا ابوالقاسم محمد عبيد الرحمن
 سلمه اللسان

کی سبب نقصان
 جانب است نقصان
 کی سبب نقصان
 جانب است نقصان
 کی سبب نقصان
 جانب است نقصان

الجسم المعتد والتام في جميع الجهات
 المذكورة وليس يمكن ان يكون شيء
 من الصناعات يفيد الزيادة من
 جانب واحد الا وهو يوجب نقصان
 من جانب اخر مثلا الحذاء

یقتضی کشف
 تشبیه کے اسم کا
 تشبیه کے اسم کا
 تشبیه کے اسم کا
 تشبیه کے اسم کا
 تشبیه کے اسم کا

کی سبب نقصان
 جانب است نقصان
 کی سبب نقصان
 جانب است نقصان
 کی سبب نقصان
 جانب است نقصان

لے قولہ اذا اخذ

قطعة مثیل الايجاب الا زائد

من جانب الزيادة في جانب

آخر الخش على اصدان احد اوراق

نقص عتقا وعوضها انقصت

الى تلك القطعة قطعة اخرى

اجل ان لا يكون ان لغير

احد من قطعة معنية الا زائد في

جميع جهات بل اذا زادت في

اخرى اذا انقصت جهة زادت

اخرى فالتساوي في غير ما

لو بالشيء لا يعجز عن غير ما

قوله ثمانية عشر في

القطعة طول والعرض

ايقال طول بالخط

كيف كان ساق يقال طول

اگر لے کا ایک ٹکڑا

لیکھ کر اس کی لمبائی

یا پلو ہے کا اور پلو اس

موتائی یا پچھلانی کو

پلو ہے کا اور پلو اس

موتائی یا پچھلانی کو

پلو ہے کا اور پلو اس

اذا اخذ قطعة من الحديد
ان يريدي في طولها فلا بد ان ينقص
منها عرضها او يخرج الى ان ينضم
اليها قطعة اخرى اجببت من خارج
فاما القوم السبائية فهي التي

شعبہ عشق تندیوں

عرض جہتوں میں زیادت

کا سبب ہونا شے

اور شے کے ساتھ ہونا

جائی یعنی نقائص

۷۹ کے درمیان قوتوں

کوئی سوا کوئی چیز اور

کراس دیو شے خاص ہے

پانی جانی یہ عرض ہے

کراس دیو شے خاص ہے

اور کوئی چیز نہیں

لا شے بیلی ہے

اقتباس اس شے

الصارو اعمق ايضا يقال مثل السيل

الصل بين السيلين قد يقال له

ماخذا ابتداء من فوق حتى ان

ابته من اسفل حتى يمكنه

بى الوجه المشوق ۱۱

الوالفاسم محمد عبد الرحمن

عقود و تحلیفات

الحائز الخدمه الجيده
راجح الى

المختار في التفسير ابراهيم بن محمد

المختار
الحداد عبا رانها اجام ۱۲

سائیں اعظم ان پیشین

اشترکانی وصف

الحاج محمد صالح المنجد

جسم کے غذا پر مشتمل ہے اور تینوں جانوں میں سے
جسم کی غذا پر مشتمل ہے اور تینوں جانوں میں سے

لکھنؤ تحقیق لان انٹرنیٹ

تَفِذُ الْغَدَا فِي بَاطِنِ الْحِجْمِ الْمُغْتَدِي

بہاؤی قوت کی تاثیر کے
ساتھ نفس

مقدار حاله قلما

وَجِئَ الْهَاشِمِيَّةُ وَتَزِيدُ فِي هَرِ الْغَدَاءِ

کونیک نفثا

المشبه بنى وجه الشبه ثم كان كما
العاقل لما

وَجَاءَهَا الثَّلَاثُ فَأَسْبَغَتْ الْأَشْيَاءَ بِثَانِيَةٍ

بقیت شریعت

المشبه بالتم وجهه
المشبه بقرية طاه فلا بد ان يكون
الوصف

الْقَوْمِ النَّبَايَةِ النَّفْتِ فَإِنَّ النَّفْتِ

ادریہ مشین پراس
۶۰
۹۹

الذين آمنوا من قبل
أولئك الذين آمنوا من قبل
أولئك الذين آمنوا من قبل

سَبَبُ أَنْ يَنْفُسَ الشَّيْءُ وَيَصِيرَ

ہے اور کسی چیز کا پتہ نہیں

الكل نام شبدا اذ اخر مشيد
في التثنية المثلثون كيون قضا
من مواند اذ اذ

نوش اور پھیلنے سے زیادہ مشاہدہ ہے
نظائر اس پر دلالت کرتا ہے کہ فطانت
مشاہدہ باقی قوت مشاہدہ ہے۔ (تقدیر
صفحہ ۱۰)

والله اعلم بالصواب

ان النفاثات القوی الیچینا
نفعین ایچیلک کین ان ایچیل
انفاثات مشبه بیداد القوی
النفاثات مشبه بیداد القوی
مشبه بیداد القوی

فازا كان الامر كذلك

بقیہ صفحہ

کن نظام ان القوی النبائیه

شعبہ انعامات ان طلاق

قبیل الاستعانة القوی النبائیه

عن طلاق اسم شریع علی

کما یؤید ما نقل الامام الرازی عن

بعض الخافین من انه قد انقضت فی القدر الثانی

انما یؤید کما انها انقضت فی القدر الثانی

مجموع زاین

موتی ہے۔ پس

نبائی قوتوں میں انسانی قوتوں کے ساتھ تعلق ہے اس

دستے سے قوتوں کے

کیونکہ اس سے مقصود

یہ ہے کہ ان میں شریعت

بہت سے شریعتیں

کا معین کرنا وغیرہ

انسانی قوتوں میں انسانی قوتوں کے ساتھ تعلق ہے اس

دستے سے قوتوں کے

کیونکہ اس سے مقصود

یہ ہے کہ ان میں شریعت

بہت سے شریعتیں

کا معین کرنا وغیرہ

انسانی قوتوں میں انسانی قوتوں کے ساتھ تعلق ہے اس

دستے سے قوتوں کے

بِحَسَبِ الْمَقْدَرِ اِزْدِعْمَا كَا فِي جَمِيعِ
الْجِهَاتِ فَالْتَفَاتُ فِي الْعُقَدِ
الْقَوَى النَّبَائِيَّةِ وَمَا كَا فِي الْعِلَا
بِزَالِ الْفَسْرِ الْاِنْسَانِيَّةِ وَالْقَوَى النَّبَائِيَّةِ
الْقَوَى الْحَيَوَانِيَّةِ لَا جَرَمَ قَدْ مَذَكُر

اس کے ارکان میں
ایک مذکور ہو کر ہے
یہاں کیا کہتے ہیں
کے چاروں میں
شعبہ یہ ہے کہ
بنا کہ جو چیزیں
ہیں ان میں

پہرہ لالت کرے اس
وہ شعبہ جو کہ
بیشیہ میں اس
اس کے ساتھ کہ
اس کے ساتھ کہ

القوی حیوانیہ فلان القوی

مستطبة القوی النبائیه ثانیاً

للتربیت الخلقی ادا فی ما کرنا

فصل الترتیب الذکر صلی

وبالقوی النبائیه ثانیاً

لها تعلق بالقوی حیوانیہ

النبائیہ و ہوانیہ

القوی حیوانیہ فلان القوی

والانسانی

من الاشياء
النفوس

الحكم الاصل الكافي

اللَّهُ تَجِبُوهَا هُوَ الْحَاطَةُ عَلَيْكَ

تایلیں تصدیق

عند الله

هذه الرسالة هي التي كانت في يد المولى محمد باقر في سنة ١٢٠٩ هـ

ابو القاسم محمد بن عبد الرحمن
الأنطاكي
تم تصحيحها في دار فخرنا في
أجل الشرف والافان في دارنا
الحق التقدير فصار على صلوات
من المنسحق الحق ما يدل على ان
الحكام ابدوا اوله باخره لانه
والاعلى تقدير التقدير مراتب

أَوَّلًا إِلَى الشُّرُورِ وَالْأَزِمَةِ مِنَ التَّغْدِي

من المفسر المحقق ما يدل

ابو القاسم محمد بن الحسن
الأنطاكي مولود
ثم قضيا قاتلا من شره سابقا
اجل الشرور اذ اقام من شره سابقا
اخلاق

قولہ نہیں جس وقت اللہ تعالیٰ شی
 میں شرعاً نہ ادا ہے
 قولہ نہیں جس وقت اللہ تعالیٰ شی
 قولہ نہیں جس وقت اللہ تعالیٰ شی
 قولہ نہیں جس وقت اللہ تعالیٰ شی

ثم اشارة الى التفصيل وبدء من الشرع
 اللازمة من القوى الحيوانية ثم من
 القوى النباتية ثم البدن في حيث
 القوتان في اخر وبيته وبين النفس
 نزاع اخر وهو الحسد المتنازع بين ادم

ان القوى النباتية والقوى الحيوانية
 عين ابدن شرعاً بين شرعاً في وقت
 شرعاً القوى النباتية والحيوانية
 حاجتي في ذكر شرعاً ابدن بل يتوكل في
 الدفاع ان ابدن من حيث ان القوى
 في آخر شرعاً القوى النباتية وشرعاً
 للقوى الحيوانية
 فليدفع الى كونه
 قولہ ہوا جس کے لیے
 النفس ابدن الوجوب غلبت باطل علیہا
 بالادبقة من الكمال بواسطة وقوتها
 الى بابها وجوب بل المتنازع بين
 ادم علیہ السلام والبلبل في المضاف الى
 الحسد وقت هو لفظ وجوب اصل
 الحسد في النزاع بين النفس والبدن
 الوجوب لعلوا وقرباً وجوب
 الحسد بين ادم والبلبل

في وقت كونه
 في وقت كونه
 في وقت كونه
 في وقت كونه

في وقت كونه
 في وقت كونه
 في وقت كونه
 في وقت كونه

في صفحتي
 انما قيل للاحقاق البقية
 القسمة الخردا كان وجوده في حق
 وجود الحق هو انما اذا سوي
 وجوده ان يكون محروكا كان
 ثم مثل هذا ان اذا كان
 في صفة هي خلق بحيث لا يبرأ
 اشياء اخرى في صفة هي غير
 الوجود الذي لا يبدل فيكون وجوده
 في عرضها غير فلا يكون وجودها

بِالْقَصْدِ الثَّانِي وَالْحَاصِلُ أَنَّ الْقَالَ

مجلس دوسری

اشياء اخرى حصلت

انہ قابل لاحراق البقیہ
القیح ارقاؤ کان جو درویش
وجود الحق ہونا اس کو
وجود حق کوں جو درویش
نہر مثل بدانان را دکان
وی صلی علی

الرب ان تقرير بحارب ان الکره
 فی کل حال تلجج الی الرب ولا
 یستغنی عن شئ من خالده
 اتمن البقیس الی الرب الاول
 کذکف ان یستغنی فی شئ من
 اوقات جوده واثاره عن غفله
 الحکمین یجواب الرب باقله کلمه
 فقط الرب السلام

[illegible]

وَلَمْ يَقُلْ لَهُ الْفَلَوَقِيُّانِ فِيمَا بَيْنَهُمَا طَوِيلٌ

مِنْ حَقَائِقِ الْعِلْمِ وَذَلِكَ أَنَّ الرَّبَّ

رَبِّكَ لِلَّهِ يَوْمٌ لَا يَسْتَعْذِرُ الْمَكُوفُونَ

فَوَيْلٌ لِلَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ عَذَابِ اللَّهِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

[illegible]

المشأن
سید محمد عبد الرحمن
ابو القاسم
مولود

[illegible]

فني بوجدها
و بنبوت الفرق

عالم المثال
ثبوت الفرق بين

الحق على
نفس المايات

الحکماء و فیوض نبوت

لە قۆڵە و لا من

الحديث النبوي في شرحه على من لم يسمع
الجيل مولانا اسماعيل بن محمد بن عبد الله بن علي
الحديث النبوي شامل المتن والمنهج والعلوم
باب كرم الشامل علم الدولة حاريت
كثير هو ان في الوجود علماء غير مضرى
تتشبه فيه المعاني بجم

مناسبة لباني
الصفحة تحقيق هذا الكمال الانتا قبل
وجوداني الارض خا من التحقق فاذا واثق
كانت هي التي ينبغي معاني في موهودان كثير
فان لم يلا حلا جرم ابا بعد العادة متفضل
شتم في الخالق نقل

منقول لا يابا به من الناس
الاحاديث انما هي من هذه الاحاديث
بين احدى ثلاثا ان غير هذا
فيضطر الى ان يثبت علمه
ونحو

پس ای باب سے حفظ
رہنا کی تشریح
مفسر کے اس قول میں
حکم کے رد و اعلم مثال
کے جو دیگر مثال
اکثر علمی محققین اور علماء
کیا علم مثال کے

۴۶
قابل ہیں۔ بعض
علمائے کبار نے گفتار
اقوال بطریق اختصار
نقل کئے جاتے ہیں حضرت
شاہ ولی اللہ صاحب
محدث بلوچی صاحب دہلی لکھنا
تے ہیں۔

میں شام کو
جائے عالم شام کے کسے کسے
جائے عالم شام کے کسے کسے

وَالِدُكَ مَا دَامَ
الرَّبِّ وَمَا

وَأَمَّا جُولُ الْقَوْمِ
الْأَوَّلِ الْأَجْرُ

وہ کہتا ہے کہ میں نے اپنے لیے
کچھ نہیں کیا ہے۔

کینوں سے ملتی
 ہے پروا تو ہے اور
 کچھ نہ

رُبُّوْا هَلْ لَّيْسَ
 كَانَتْ الْمَيِّتَاتُ

شَعْرَةً اَكْبَرًا

تہا عزرا فاضلاً
لم ذکر ذلک بدو

نہ ہذا الواقع
نشر آری محل لڑائی و توشل فی
بعور دان بکون بجا

تَغْنِي عَنِ الْمَكْنَةِ غَيْرَ دَمًا

وَالْمُبْدَأُ
نُظْمُ الرَّبِّ

پہلے جو صفتیں
ان ساری کے ساتھ
تقریباً صفحہ
پہلے جو صفتیں
ان ساری کے ساتھ
تقریباً صفحہ

وَالِدًا مَا دَامَ رُبُّوْهَا هَلْ لِسْتَعْنِي عَنْ
الرَّبِّ وَلَمَّا كَانَتِ الْمَيِّاتُ الْمُكِنَّةُ غَيْرُ
مُسْتَعْنِيَةٍ فِي شَيْءٍ مِّنْ أَوْقَاتٍ وَجُودَهَا
وَالْمُجَوِّاتُ تَنْوِيهَا عَزَافَاةً الْمُبْدَأُ
الْأَوَّلُ الْجَرْمُ ذَكَرَ ذَلِكَ بِقِطْعَةِ الرَّبِّ

۱۰۹

معو یا ایقیا سیر کے مسیحی العباد

[illegible][illegible]

تاریخ ۱۲۰۳

سید المنان

محمد عبد الرحمن

والشرا فی قابله ۱۳۱۳ ابوالقاسم

ان انیر مرجع الی فیض لا یخیرات

بین استفاد فیض علی الاوضی

بالاستفادة فی ثم اعاد ثانیاً

الخلاص عن الشر لا یکن الا

لا من عند نفسه لا یزاد و علم ولان

فی من انیخرات فانما تخرج من عند الرب

فَوَاللَّغَةِ عِبَارَةٌ عَنِ الْيَتَاءِ إِلَى الْغَيْرِ
 دَلَّ ذَٰلِكَ عَلَىٰ أَنَّ حَصُولَ الْكَمَالِ لَا
 يَسِرُّ لَا يَرْجِعُ إِلَى الْمَفِضِّ لِلْخَيْرَاتِ
 بَلْ لَا يَرْجِعُ إِلَى قَابِلِهَا وَذَٰلِكَ
 تَحْقِيقُ الْكَلَامِ الْمَقْرَرِ مِنْهُ لَيْسَ

غیر سے انکار سے
 او غیر سے ساتھ بنا کر
 بات پر راست کرنا ہے کہ
 کہ اس کے حاصل نہیں ہونے
 کا سبب فیض اور یحییٰ
 نہ راست یعنی الی غیر کی
 طرف راجع نہیں ہے بلکہ
 قابل پر است و کمالات
 کی طرف راجع ہے اور
 کی طرف توفیق اس
 ہی توفیق اور یحییٰ
 کی ہے جو علمائے
 شہر اور مصر میں
 قاسم میں ہے جو
 کو توفیق حاصل ہوا
 اور استفادہ اور توفیق

۹۱
 استفادہ کے شروع
 اور بیرونوں سے پناہ
 کے ساتھ امر گناہ اس بات
 کی دلیل ہے کہ بندہ پناہ
 مانگ سکتا ہے اور اس
 پناہ مانگنے کی قدرت ہے
 اور نیز اس بات کی دلیل
 ہے کہ جب بندہ کل برائیوں
 سے پناہ مانگے گا تو ام
 کہیو اللہ یعنی اللہ تعالیٰ اس
 سے بیرونوں سے پناہ دے گا
 کل برائیوں سے کہ یہ امر
 یہ ممکن نہیں ہے کہ پناہ
 کہ اس کا جو ہے پناہ مانگا اور
 پناہ مانگنے کے وقت پناہ
 نہ پس بیرونوں کا لایق
 ہوتا ہے اختیار اور پناہ
 مانگنے کے اختیار اور پناہ
 مانگنے کے وقت پناہ

سے قول فی اللغة
 عبارت عن فی القاسم
 الراجح كما بعید الاستفادة
 وتوفيق الاستفادة
 قولن ان کل من استفاد علم
 ان منیہ کل من استفاد علم
 بالاستفادة من غیر علی ان
 الامور بالاستفادة من غیر
 لان الامور لا یکن الا من غیر
 العاقل یخلف من استفاد علی ان الامور
 باق من عادة المستفید علی ان الامور
 یخلف من عادة المستفید من الاستفاد من غیر لان الامور
 یخلف من عادة المستفید من الاستفاد من غیر لان الامور
 الامور بالاستفادة من غیر لان الامور
 ولا من غیر علی ان الامور
 ان الامور لا یکن الا من غیر
 على الاعادة وان الامور
 وان الامور لا یکن الا من غیر
 الشرع وان الاستفاد بالیض والیض
 ما علمت علمت ان الامور لا یکن الا من غیر
 الشرع فانما تخرج من تلقا فیض من غیر
 بل لا یزید من غیر ان الامور لا یکن الا من غیر
 المستفید من غیر ان الامور لا یکن الا من غیر
 فی من انیخرات فانما تخرج من عند الرب

لہ قولہ موقوف

علی ان یصرون المستعید

فی ذیل علیات کثیرہ

و احادیث عدیدہ منہا ایضا

المستقیم الامر یطلب الیہ

یدل لادہ صریح علی ان

المسعود اذا تقربا الیہ

الامر ولای ترکہ فقیہان فحسبہ

الاضواء فی ذلک لادۃ والادۃ علی ان

ترجمہ

یعنی بعد اول سجدہ

کی جانب سے کسی کمال

کی نسبت بغل نہیں ہے

بلکہ ہر ایک حال کا حاصل

ہو ناس امر موقوف ہے

کہ مستعید اور پناہ مانگنے

والا قبول کا چہرہ کالات

کی طرف پھیر کے اشارہ

الکالات ولا شئ منہا یجوز لہا من
عند المبدء الاول بل الكل حاصل

على ان يصرون المستعید وجہ قولہ

الیہا و ہذا المعنی بالاشارة النبویة

ان ذکرکم فی ایام دہرکم نفحات

بہی عرض اور مقصود ہے

تشیخ

ایہنا الصراط المستقیم

اسی طائر ذیل

۹۲

ہدایت کا گناہ غبار

میں ہے اور اس کے

بعد دینی کی دلیل ام

ہے پس بندہ گواہی

میں اپنے اختیار سے

پورا رہتا ہے اور صاحب

جمع الحوائج پر حدیث

پہلچا اور زبیدی شفا

سے نقل کی ہے اور ایک

سکالہ النمان

محمد عبدالرحمن

مولانا ابوالقاسم

ابن اثیر وغیرہ

اشقاۃ فی شفاۃ الی بنیادی

اشقاۃ فی شفاۃ الی بنیادی

٢
١٠
١١
١٢
١٣
١٤
١٥
١٦
١٧
١٨
١٩
٢٠
٢١
٢٢
٢٣
٢٤
٢٥
٢٦
٢٧
٢٨
٢٩
٣٠
٣١
٣٢
٣٣
٣٤
٣٥
٣٦
٣٧
٣٨
٣٩
٤٠
٤١
٤٢
٤٣
٤٤
٤٥
٤٦
٤٧
٤٨
٤٩
٥٠
٥١
٥٢
٥٣
٥٤
٥٥
٥٦
٥٧
٥٨
٥٩
٦٠
٦١
٦٢
٦٣
٦٤
٦٥
٦٦
٦٧
٦٨
٦٩
٧٠
٧١
٧٢
٧٣
٧٤
٧٥
٧٦
٧٧
٧٨
٧٩
٨٠
٨١
٨٢
٨٣
٨٤
٨٥
٨٦
٨٧
٨٨
٨٩
٩٠
٩١
٩٢
٩٣
٩٤
٩٥
٩٦
٩٧
٩٨
٩٩
١٠٠

مَرْحَمَةُ الْاِفْتِرَافِ وَالْمُحَابَةِ اَنْ نَفْخَاتِ
اَلْاَلْطَاوِدِ اِئِمَّةً وَاِنَّمَا اَلْجَدُّ اَلْعَلِيَّيْنِ
وَحَوْلِ الشَّرِّ فِي الْقَضَاءِ اِلَهِ وَاِنَّهُ مَقْصُودُ
بِالْعَرْضِ اِلَازِاتٍ اِنَّ الْمُنْبِعَ لِلشَّرِّ
النَّفْسُ اَلْاِنْسَانِيَّةُ هُوَ اَلْقَوَى اِلِجْمَانِيَّةُ

[illegible]

[illegible]

وہ توں اور ان تعلقات
وہ اسے چاہتے کن
میں مفید اور نافع ہے
اس کا ایک عمل اسے
یہ تعلقات نفس انسانی اور
از حبیبہ و قیاس

نفس انسانی اپنی ذات اور حقیقت کے اعتبار اور ان قوتوں ان تعلقات اور جہاد و راگد

۹۴

سب کیلین عاصی
تعلق سے اعراض و
نفس کے اپنے وقت
اسکی ذات کی عظیم
اشان ہو جاتی ہے
اللہ تعالیٰ منہج و مشیر
ان قوتوں اور ان بنی
تعلقات سے اعراض
اور نفرت

بوجایا و جویایا الی ابیہا
 کما یوقن ان تقوض غنم و صفا
 بکملہا و وصلی الی صلیبہا
ملک قولہ و اعظم لذاتہا
 لیس فی ان النفس کما فی لذات
 منافقہ عن لطائف اللذات
 لان اہلہا

تذکرہ مفہم رحمۃ اللہ علیہ

شیخ ابوعلی حسین بن عبداللہ بخاری مشہور ابوعلی سینا کا ذکر شرق سے غرب تک
شمس قمر سے زیادہ روشن ہے اس سبب سے حال کی تفصیل کی ضرورت نہیں۔ لیکن
چونکہ ذکر صاحبین موجب نزول رحمت و برکت ہے کچھ تھوڑا سا مختصر حال تاریخ الحکما را اور
محمدرستان غیو سے لکھا جاتا ہے۔ اس حکیم کا علم و عمل ایسا نہیں ہے کہ کوئی آسکا شمتہ
بھی بیان کر سکے۔ اسکا باپ ابتدا میں بلخ کا عامل تھا۔ بعد ازاں حمیہ مدنی بن منصور کے
رہنے میں بھاگ گیا وہاں ایک گانو کا جس کو چہن کہتے ہیں عامل ہوا۔ کچھ عرصے کے بعد ستاو
نام ایک عورت سے نکاح کیا۔ شہر صفر ۳۰۰ ہجری میں شیخ ابوعلی سینا پیدا ہوا بعد
پانچ برس کے ایک اور بھائی محمود نام پیدا ہوا۔ اسکے بعد عبداللہ بخارا کو چلا گیا وہاں ابوعلی کو
پڑھنے کے واسطے معلم کے پتر دیا گیا جب دس برس کا ہوا۔ قرآن مجید مع علوم ادب ہند
و حساب حفظ کیا۔ اسیں ابو عبداللہ بابلی تشریف لے آئے اسکے باپ تعظیم و تکریم کر کے انکو
اپنے گھر شیرایا ابوعلی نے اُسے اقلیدس اور مجسطی پڑھی اس عرصے میں بابلی تو خوارزم شاہی پڑھ
چکے اور شیخ علوم طبیبی ابھی میں نہایت کوشش کے ساتھ مشغول ہوا یہاں تک کہ جتنے ہم سبق تھے
سب پر غالب آیا بعدہ طب کی طرف توجہ کر کے تھوڑے دنوں میں تمام پست بقت لیگیا۔ اسی
اثنائیں سمیع زاہد سے علم فقہ پڑھا۔ جب سن بلخ کو پہنچا تھے سرے سے جو کچھ پڑھا تھا پھر پڑھا
اور سبکو ضبط کر کے بغیر وقت تامل نہ کیا۔ لکھا ہے کہ اس زمانے میں ایک شب سویا اور نہ
ایک روز طالعہ کے ربو کو کوئی کام کیا جب کوئی مسئلہ حل نہ ہوتا وضو کر کے مسجد جامع میں جاتا اور



دو رکعت نماز پڑھ کر شروع و ختم کے ساتھ ہاتھ اٹھا کر واجب فیوض سے دعا مانگتا اور اس قدر بیان
 کرتا کہ حق سبحانہ تعالیٰ وہ مشکل آپرسان کرنا یہاں تک کہ نہایت علوم کو پہنچ گیا۔ کہتے ہیں کہ اسے
 تحصیل علم میں اتنی سعی کی کہ جتنی طاقت انسانی کے لئے ممکن ہے۔ جو کچھ اول عمر میں پڑھا تھا
 آخر عمر تک آپس میں فرق نہ آیا۔ آخر روز جمعہ غرہ رمضان المبارک ۸۰۰ھ ہجری میں اس
 سرائے فانی سے بحساب سال شمسی اٹھاون برس کی عمر میں کوچ کیا۔ اور شیخ ابوعلی
 رحمۃ اللہ علیہ خفی اللہ ہب تھا چنانچہ اس کے قصیدہ فی المنطق کہیے دو شعر اس کی
 برہان قاطع ہیں۔

کما قبلنا نحن عن الامنا	جواز ان نؤی فی صیامنا	قبل الزوال الدار نقیض	من ای عضو حجت منہ الوضو
-------------------------	-----------------------	-----------------------	-------------------------

اور شیخ علیہ الرحمۃ کی فارسی کی یہ رباعی بھی خفیت کی دلیل اشارۃ النص ہے نہ بعبارة النص

رباعی

۹۶

اکفر چون من گزاف آسان نبود	ایمان ترا از ایمان من ایمان نبود
در دہر ہنس یکے و آہن ہنس کافر	پس دہر یک مسلمان نبود

اور نواب صدیق حسن خان صاحب بہادر ابجد العلوم میں لکھتے ہیں حلقہ اساطین
 الحکماء ابوعلی حسین بن عبداللہ بن سینا الحکیم المشہور و کان ابوہ من بلخ ثم اتقل منها الی بخارا و لما بلغ الشیخ
 رئیس عشر سنین من عمره اتقن علم القرآن العزیز و الادب خطا مشیا من اصول الدین و الحساب الہندستہ
 و ابجد و المقابلات و کان اذا شکلت علیہ سئلۃ تو ضا و قصد المسجدا جامع و صلی دعا اللہ غفر لہ ان لیس بہا علیہ
 و فیح خلقہ بالفتح اللہ تبارک تعالیٰ مشکلا تہا تہی و فرعون امان الحمد للہ رب العالمین الصلوۃ و السلام علی
 سید المرسلین و آلہ و صحبہ اتباعہ عین الی یوم الدین

سید المرسلین و آلہ و صحبہ اتباعہ عین الی یوم الدین



Library of



Princeton University.

MENNA: TAFSIR SURAT AL-IKHLAS

